

هَذَا كِتَابُ التَّائِيْدِ بِرُوحِ عَظِيْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ

ہر کہ بید نامہ از ابتدا تا انتہا ۶ من بدل اور علامہ ابو ذوالحاجہ

لِللّٰهِ الْحَمْدُ

متمم شارت پر سالہ خلت ۶ خزینہ نیرت ۶ وصایا کوتر ۶ فوکیہ پیر
۲۶ شہ ۱۳۲۶ ۲۶ شہ ۱۳۲۶ ۲۶ شہ ۱۳۲۶ ۲۶ شہ ۱۳۲۶



مصنف عزیز جهان بیدار کن قلب غافلان جس فیضانِ فرزندانِ حضرت

مولف ذیلہ ان محمد عبد الرحمن برادر ایشان

کتابخانہ مولف مولف مولف مولف مولف مولف مولف مولف مولف مولف

فہرست کتاب الاجواب موسوم باسم تاریخ عمریہ اخیرہ

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۱	تاریخ کتاب مذکور الصدر و نام مصنف	۹	کو سربراہی کے لئے متعین کر دینا
۲	حمد و نعت		مصف کا بعد از شریف حاضر ہو کر حضرت پیر
۳	حال والد مصنف		سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی مدظلہ
۴	آپ سخی و ملک التجار تھے		سجادہ نشین سلطان الاولیاء کی قدیمی حاصل کرنا
۵	جد بزرگوار مصنف امیر البحر تھے		حضرت سجادہ صاحب موصوف کے
۶	ایکویکھزار روپیشین دگر بارانگریزی میں شریک		احسانات و کمالات کا ذکر
۷	ہوئی کے لئے کہا گیا لیکن آپ نے بسبب تقویٰ انکار کیا	۱۰	حضرت سجادہ صاحب مدوح کا وعظ میں
۸	اشعار نصیحت آمیز		تشریف فرما ہو کر پیر و مرشد کو عزت بخشا
۹	حال مصنف بعد انتقال والد ماجد		حضرت سجادہ صاحب کے صرف
۱۰	مصنف کا جید آباد میں آکر ملازمت اختیار		دو صاحبزادگان کا ذکر
۱۱	کرنا اور دست کاری قطعہ لندن کی نائش		حضرت پیر سید ابراہیم صاحب افندی جیلانی مدظلہ
۱۲	میں بھوانے سے میڈل و سرٹیفکٹ کا ملنا		فرزند حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس
۱۳	مصنف کا ہمتی ٹیپہ پراور رکنیت مجلس		کے احسانات و کمالات کا ذکر
۱۴	مددگاری معتمدی حجاز ریلوے پر مقرر ہونا	۱۱	حضرت موصوف کا مصنف کی دعوت خاص کرنا
۱۵	سلطان روم کے پاس سے تفعہ و سپانٹ ملنا		اور ایک جوئے بکھڑاؤن کی نایاب عطا فرمانا
۱۶	مصنف کا سفر عراق میں جاننا و والی امیر کا عظیم	۱۲	مصنف کا سفر کربلا وغیرہ میں آرام سے گزرتا
۱۷	تکریم سے ملنا یہاں تک کہ سعید افندی کو قوال		ذکر ملاقات مدالہام بطور خاص

۱۳	وہی ملاقات باعث رنج افسر بالادست ہوئی	۲۲	حق الی تعظیم شوق پر شفقت کرنا
	بالادست نے مصنف کو بورڈ میں جانیکے لئے		حاکم مجاہد کے موافق ہی اگر حاکم حقیقی کو
	مجبور کیا اور وہاں سے بعد امتحان طبی جواب ملا		سمجھا جا تو بہت سے کام درست ہو جائیں
	کہ ان کے قومی صحیح و صحت درست ہے	۲۳	حاکم حقیقی کی مہربانی اور ہماری نافرمانی
	اور ملازمت سرکاری کی قابلیت موجود ہے	۲۴	کیسا ہی گنگھار ہو خدا سے ناامید نہ ہو
۱۴	مصنف کی صداقت مدظلہ محکمہ سرکاری میں باوجود		خدا سے مایوسی ہی سب میں بڑا گناہ ہے
	منظور ہو نیکی پھر بھی بالادست کا وہی پریمی	۲۵	خدا تعالیٰ کے صفات کاملہ کا بیان
	سنجی کرنا آخر نصف ماہوار کا وظیفہ مجبوراً	۲۶	اگر خدا کے صفات شریفہ ہونا منظور ہے
	لیکر آرام سے گزارنا		تو صوفیہ کے اشغال کے پابند رہنا
۱۵	دعا سے مصنف رئیس و ریاست کیلئے		ہوش دردم
	فرزندوں کو نصیحت		نظر بر قدم
۱۶	خیریت دنیا و آخرت ہر شخص جانتا ہے		سفر در وطن
	لیکن عمل ضرور ہے		تخلوت در انجمن
۱۷	جیسی کمنی ویسی بھرنی		یا د کرد
	ایمان و طاعت خدا تعالیٰ		تجما داشت
۱۸	نعمتوں کا شکر ادا کرنا		جنگل کا خشک ہو کر پھر سبز ہو جانا قیامت میں
۱۹	شکر باعث خیر و نفع ہے		مردوں کے اٹھ کھڑے ہونیکے لئے عمدہ دلیل ہے
۲۰	سب سے زیادہ رسول خدا سے محبت کرنا	۲۷	حضرت علی مرتضیٰ کا منکر قیامت سے مناظرہ
۲۱	خدا سے جو ڈرے اُس سے سبغ کر تے ہیں	۲۸	اگر قیامت نہ ہو تو عاصی غیر عاصی برابر ہو
	چار امور کی تاکید		ورنہ عاصی منکر کا جو حال ہو گا ظاہر ہے
۲۲	ہر دم کو آخری دم سمجھ کر خلوص سے یاد الہی کرنا	۲۹	میراج حبیبی کو اپنی نگاہ سے تمثیل

۲۹	ع تقدیر سے تدبیر کی کچھ بھی نہیں چلی	۴۳	استخوانہ کرنا سائل کو رد کرنا
۳۰	سلف صالحین کے اعتقاد پر رہنا مذہب میں	۴۴	عفو و حلم و مدارا و عاجزی اختیار کرنا
۳۱	نقص و جھگڑا نہ کرنا	۴۵	قرض نہ لینا آج تک مصنف کو قرض لینے کا اتفاق نہیں ہوا
۳۲	حضرت شبلی کی ایک عمدہ نصیحت	۴۶	موازنہ تیار کر کے اس میں ایک مدیس انداز
۳۳	فضول گو نہ بننا دوستنا ایک کہنا	۴۷	کار کرنے سے قرض کی ضرورت نہیں ہوتی
۳۴	تکلیفات میں مستقل ہر صبر و شکر بجالانا	۴۸	کلام میں اپنے خطاب موقع کا خیال رکھنا
۳۵	حق العباد سے بچنا اور عزت سے چارہ پیچ	۴۹	مہمان سے خوش ہونا اور مصنف کا دسترخوان سے اٹھکر مہمان سے ملاقات کرنا
۳۶	فصل خصوصیات و منہ و کالت سے بچنا	۵۰	عمدہ اشعار
۳۷	دین کو دنیا کیلئے فروخت نہ کرنا	۵۱	انگریزی یا قانونی تعلیم دینیوی ہے
۳۸	عدالت میں نہ جانا مگر سچی گواہی کیلئے	۵۲	عربی علم دینی بلکہ دنیوی علم تھوڑا جو ملے
۳۹	جھوٹ نہ بولنا مردم آزاری نہ کرنا	۵۳	شرع نہویسکھو اور جتنی کوشش ہو سکے دینی علم میں کیونکہ دنیا ناپائیدار آخرت ابدی ہے
۴۰	قرآن کو وقت پر ادا کرنا	۵۴	اشعار آبدار
۴۱	آسراں و بخل سے بچنا سخاوت کرنا	۵۵	عارضی سکونت کے لئے پختہ و بلند مکان کی ضرورت نہیں
۴۲	مصنف کی وصیت اپنے لڑکوں کو کہانی	۵۶	ایک اسرائیلی کی حکایت
۴۳	کی تعظیم اور بھون پر شفقت کریں سب ملکر	۵۷	وقت کی قدر کرنا ہر کام میں شور لینا
۴۴	اتفاق سے ہرین مکان مسکونہ برباد نہ کریں	۵۸	راز کو ظاہر نہ کرنا
۴۵	تجزیہ و تکفیل کا موافق شرع شریف کرنا	۵۹	پچھلے کام خدا کیلئے کرنا ورنہ آدمیوں کے
۴۶	میرے دوستوں کی تعظیم کرنا اپنے دوستوں کی حقارت نہ کرنا	۶۰	بقدر امکان کسی سے التجا نہ کرنا
۴۷	بقدر امکان کسی سے التجا نہ کرنا	۶۱	

۶۰	خیال سے ہی سہی آخر میں تمہارا کاری	تمہارے تہجد کے فضائل
۵۲	خلوص سے بدل جائیگی	حضرت جنید بغدادی کی حکایت
۵۳	شرمنگ رسومات جلسہ وغیرہ سے ہٹ کر کرنا	حضرت لقمان کی نصیحت کہ مرغ کے ہوشیار ہونے سے پہلے آدمی کو بیدار ہونا چاہئے
۵۴	فاسق کی نہ تعریف کرنا نہ اسکا بدیہ لینا	ہر شب میں بعد نصف شب طلوع آفتاب
۵۵	کسی کام کے پورا ہونے پر دو رکعت شکر یہ ادا کرنا	تجلی الہی ہوتی ہے
۵۶	اپنے کام خود ہی انجام دینا	نداء منادی دل رات اور آدمی رات میں
۵۷	فقیرانہ زندگی کرنا آبرو پر سے مال کو تیار کرنا	رباعی فضیلت شب بیداری
۵۸	استغفار اور توبہ کرنا مخصوص اہل بدرفتاری کے	عالم بے عمل مثل سیاہی مسلح ہے جو وقت بہتیار سے کام نہیں لیتا یا مثل طبیب جو بوقت مرض دوا نہیں دیتا
۵۹	اہل بلد ناموافق ہوں تو سفر کرنا	بنیاد اسلام پانچ شے پر ہے
۶۰	بعض کبریہ گناہوں کا ذکر	بندے کو بندگی کرنی چاہئے گوبے حرمت
۶۱	پانچ حواس میں سے لامسہ ہی اکیلا یعنی ہے	کوئی بہشت میں نہ جائیگا
۶۲	کہ اپنے ساتھ دوسرے شخص کو بھی گرفتار نہ کر دے	حکایت اسرائیلی کہ جو خود کو دوزخ کا مستحق جاننے کے بعد بھی عبادت کرتا رہا
۶۳	اصرار و عنصرہ کبریہ گناہ ہے	رباعیات لا جواب
۶۴	مقصود نے مفاہیج الاعجاز شرح گلشن را	کار آمد نصیحتیں و رباعیات
۶۵	کا ترجمہ شروع کیا ہے	نافع نصح نشر و نظم میں
۶۶	نصیحت کرنا سہل ہے اُس پر عمل مشکل ہے	رباعی قدر عمر میں اور معنی اطاعت کا بیان
۶۷	علم سے عمل مقصود ہے ورنہ عالم بے عمل	نبی کی سے معاربت و مزاج باعث ثواب ہے
۶۸	کو سخت غدا ہوگا	
۶۹	آحاد بیشمار جوئی میں ہر طرح کے نصح	
۷۰	آحادیث سے بعض نصیحتیں	

۸۴	جنگ کی تین چیزیں کا نام ہے	۸۳	منہ کو بغیر مجاہدہ کے پورا نہیں ہوتا
۸۵	حقیقت توکل و حقیقت اخلاق	۸۴	ربا عیادت پر اثر
۸۶	حکایت شیر خدا کہ جب کافر نے آپ کے منہ پر تھوکر دیا تو آپ قتل سے باز آگئے	۸۵	ترغیب عقائد صحیح و اجتناب از قیاح
۸۷	مولانا روم فرماتے ہیں	۸۶	دادانی حقوق و تعلم علم شریعت
۸۸	گفت من تیغ از پئے حق میزنم	۸۷	ربا عیادت سراپا ہدایات
۸۹	بندہ حقم نہ مامور تم	۸۸	خالق سے دوستی کرنی چاہئے مخلوق
۹۰	چون تو خیر انداختی بر کرد من	۸۹	کی دوستی نافع نہیں
۹۱	نفس سبید و توبہ شد خوس من	۹۰	ربا عیادت نصیحت آمیز
۹۲	نیم تہر حق شد و نیمے ہوا	۹۱	علم مال و جاہ کیلئے نہ سیکھنا بلکہ
۹۳	شکست اندر کار حق نبود روا	۹۲	خدا کے واسطے سیکھنا
۹۴	کسی سے مجاہدہ و بحث نہ کرنا	۹۳	حکایت حسن بصری کہ پانی پتہ وقت
۹۵	نہ مت حسد و حاسد	۹۴	دو زخیوں کا پانی طلب کرنا یا دانا
۹۶	حماقت علاج پذیر نہیں	۹۵	ربا عیادت نایاب و پرورد
۹۷	جو جہل مرکب میں گرفتار ہے اس کا جواب	۹۶	مردہ سے سوالات
۹۸	نہ دو اور فہم غیر حاسد کا جواب دو	۹۷	جو خطوط افسانی سے بے تعلق رہا بعد
۹۹	قبل عمل و عطا نصیحت نہ کرنی چاہئے	۹۸	موت آرام میں یا اور با تعلق تکلیف میں
۱۰۰	حکایت ایک جوان ہنسنا بعد نصیحت	۹۹	حکایت حاتم اصم تینتیس سال میں
۱۰۱	پھر نہ خندان ہوا	۱۰۰	اسٹھ فایہ حاصل کئے
۱۰۲	اشعار گہر بار	۱۰۱	فرائض پیر
۱۰۳	سب علوم سے پہلے دل کی صفائی چاہئے	۱۰۲	حال مدعیان تصوف و شیخی
۱۰۴		۱۰۳	تصوف و وحیروں کا نام ہے

۹۵	شغل پائے انفس کی تاکید	۱۰۳	مکہ معظمہ میں اجابت دعا کے مقامات
۹۶	رباعیات عمدہ و نفیس	=	ایک رباعی جس کا ترجمہ یہ ہے
۹۷	ترتیب مرثد اس ڈکوری کے	۱	کہ جب میں مکہ سے مدینہ کو چلا
	مثل ہے جو کیڑے کو اپنا ہمزگ		اور کعبہ سے وداع و رخصت
	بناتی ہے		ہونے کو آیا تو رکن مقام ابراہیم
=	رباعیات پرورد و با اثر		و حطیم و زمزم ہر ایک خوش محبت
۹۸	معیت الہی کی مثال بلاشبہ ہے		سے پکارا وٹھا کہ کاش ہم بھی
	لکڑی اور شعلہ یا دایرہ اور شعلہ		تمہارے ساتھ ہوتے اور
=	اشعار برجستہ		مدینہ کو چلتے
۹۹	عالم اعراض ایک ذات سے قائم ہے	=	راہ مدینہ کی تکلیف کو عین راحت سمجھنا
۱۰۰	خندل صوفیانہ	۱۰۴	آداب دخول مدینہ منورہ
۱۰۱	غزل شمس تبریز دامیر حسنہ	=	سلام منظوم بہ حضرت آدم
=	چکرنا اور زیارت مصطفوی کو		جو اپنے قبر مبارک میں زندہ ہیں
	بھی ضرور جانا عکبہ تو دیکھ چکے		ہر ایک کے سلام کا جواب عطا
	کعبہ کا کعبہ دیکھو		فرماتے ہیں
۱۰۲	معنی لولاک الاحدیت صحیح میں آئے ہیں	۱۰۵	قصیدہ مولانا جامی
=	احادیث زیارت مصطفوی	۱۰۶	آداب زیارت صحابہ اہل بیت

۱۰۶	ترغیب بارت بیت المقدس اقامت	۱۳۵	نصائح ثنائی
	مدینہ طیبہ راویم اللہ شرفاً تعظیماً	۱۳۷	نصائح تساعی
۱۰۷	ایگزورد و دشریفین ایک نکتہ جو	۱۳۸	نصائح عثمانی
	مصنف کے خیال میں آیا	۱۳۹	لئے نواز حسین چارسی روح کو
۱۰۸	فضائل درود شریف	"	فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے
۱۰۹	بغیر درود عاقبول نہیں	۱۴۰	جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۱	نقل قبول وانا
	ابوالارواح بن	"	ہا سے ری دنیا پہ سہل ہے کہ
۱۱۰	مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار	۱۴۵	محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں کہ
۱۱۱	صلعم یا م سجا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۷	دعا پر قسم نامہ
	لکھنا نازیب ہے	۱۴۹	خاتمہ نسخہ
"	نصائح ثنائی	۱۵۱	نامہ محب صادق
۱۱۲	نصائح ثلاثی	۱۵۲	تاکید طبع و تشہیر با جازت پیر و مرشد
۱۱۹	نصائح رباعی	۱۵۳	تقریر سرایا تویر مرشد کامل
۱۲۲	نصائح خامشی	۱۵۴	تقریر عالم باعل
۱۲۹	نصائح سداسی	"	قطعہ تاریخ
۱۳۳	نصائح سباعی	۱۵۷	تقریر منظور دوست صمیم

	س	
<p>دل جابر نقش کثرت ده رنگ رنگ رنگ مانگی ہی کون جنت خوش رنگ رنگ رنگ ایا ہوں در پہ سے کچھ رنگ رنگ رنگ مرشد مہنتہ جاؤں کچھ رنگ رنگ رنگ</p>		<p>لے مرشد طریقت خوش رنگ رنگ رنگ واعظ کو ہی بہانہ حوروں سے دل لگانا دل میں سرور کے آنکھوں میں نور آئے یا تو شراب دید ورنہ جواب دیدے</p>

رباعی نعتیہ

<p>در منظر خویش بے قصوری بخدا تو غشتی انشاے ظہوری بخدا</p>		<p>لے منظر حق آئیے نوری بخدا این جبکہ مظاہر از تو گرفتہ ظہور</p>
--	--	--

	س	
<p>خاموشم دگو یا نم چون خط بکتاب اندر او در من و من در و چون بوبکتاب اندر کہ خندم و کہ گریان چون طفل بخواب اندر این شجہ حیرانم تشنہ است باب اندر این طرفہ تماشا بین دریا بکباب اندر</p>		<p>بیکارم و باکارم چون بکباب اندر لے زاہد ظاہرین از قرب چہمی پرپی من صورت مجنونم واللہ درین منزل دریا رود از چشم لب تر نشود ہرگز در سینہ نصیر الدین جز عشق نمی گنجند</p>

تمت تمام شد کار من نظام شد

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

بر کتب بیست و نامہ ام از ابتدا تا انتہا : من بدل اور اعلام او بود و خواجہ مراد
الحمد لله والتمنہ کہ نسخہ +



از تصنیف شریف - و تالیف لطیف - جناب آیت الامام معارف سخا - عارف بانجربا تیر حضرت مولوی محمد علی حسن صاحب القادری
و حکیم فیضیہ و اولاد اللہ علیہ السلام و دیگر بزرگواران کونسل جابر بیک سلطانی چرس سنی و اوان نصیح بیکران فرزندان حضرت شیخ
محمد علی حسن شری دارالانشاء و دفتر و نگارگری کا علی و احمد علیہ السلام کا آموختہ و حکمہ مقتدی سرکار علی حسین علیہ السلام کو تالیف و نگارگری

قَالَ سَوْ يَرَى حَيْدًا لَا يَبَادُرُ كُنْ مِمَّنْ طَبَعَ هَوًى



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رِلا فِ حَمْدِ وَ نَعْتِ اُولٰٓئِ سِتْ بَر خَاكِ اَرِبْ خَفْتَن
سُجُودِ مِی تَوَانِ كِرْدَن دُرُودِ مِی تَوَانِ كَفْتَن

اَسْمَدُ كَمَا اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الدَّارِیْنَ یَهَا الْوِلْدَانِ

مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَلَّمَ الْمَنَانِ - وَاحِدٌ عَبْدُ اللَّهِ سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالٰی -

بَعْدَ سَلَامِ وَ دَعَا كِهْ بَهْتَرِیْنِ عَاسِیْ - مَعْلُومِ كَرِیْمِ كِهْ تَحَارِیْ

وَ اَدَا حَضَرَتْ غَلَامُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ مَرْحُومِ شَافِعِی الْمَذْهَبِ مَشَاهِرِ قَوْمِ -

خَوْشِ حَالِ - فَارِغِ الْبَالِ نَهَايَتِ سِرِّ بَرَّ آوَرْدَه قَبِيلَه پُرُور - مَرْفَه الْحَالِ تَحْه

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذارنی۔ اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
 تہہ برانہ زندگی بسر کی۔ باوصف کثرت تعلقات دنیا کے لاپٹی اور خیراتی
 کاموں میں بیدار رہنے پر وہ سید خرچ کیا۔ جو مثل روز روشن نمایاں آشکار ہے
 چنانچہ گلشن آباد مضاف میسور میں اپنی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
 و معروف نمونہ اب تک آپکا موجود ہے۔ دنیا میں ہزار ہا روپیہ خیرات متبر
 عین صرف کر کے زاو آخرت اپنے ہمراہ لی گئے۔ ملک التجار تھے۔ آپکی
 تجارت میں بڑا فروغ رہا۔ سلیم۔ کوثریال۔ ارکاٹ۔ تریچنپلی۔ کرپا۔
 کرنول وغیرہ میں جا بجا آپکی کوٹھیاں تھیں۔ صد ہا نوکر محمد نگر۔ علی آباد۔
 بی بی نگر۔ کریم پٹھیہ وغیرہ متعدد مقاطعہ جات۔ و باغات۔ و مکان عالی شان
 گھر میں گھوڑے۔ ہاتھی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا۔ مگر مقدمات
 عدالت سرکاری میں جاتے ہوئے۔ اکثر نزاعات باہمی کو آپس میں تصفیہ

فرما دیا کرتے۔ آپ مصلح۔ و ہمدرد قوم تھے۔ راجہ میسور نے ہر چند
 آپ کو قبولِ ملازمت پختہ نہ کی پر اصرار بیشمار کیا لیکن آپ نے اپنے اوسکو اپنی
 کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نہ کیا۔ راجہ صاحب نے باستماع
 خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت ووشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو
 کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا۔ اولاً آپ سے ملتا بعدہ جائزہ خدمت لیتا۔
 مثل پیر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار
 دربار میں کافی قدر و منزلت تھی۔ اسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اس کے
 باپ نے تمھارے پڑداد محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادہ
 قبضی کر دیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو یوٹو سلطانی حکومت
 میں میر البحر کوٹریال ملک ملیبار کی حکومت تفویض تھی۔ آپ کو سلطان شہید
 مخصوص تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

و تاراخی قلعہ سریرنگ پٹن۔ بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا۔ اور بعد
 تسلط کے ہر چہ انگریزوں نے چاہا کہ مثل اعزاء سلطانی ایک ہزار روپیہ
 تسلطاً بعد نسل آپ کے نام جاری کر کے شریک دربار انگریزی کریں۔ مگر آپ نے
 قطعی انکار کیا۔ آپ نہایت متقی تھے۔ اسکی تفصیل اسطو و تطویل چاہتی ہے۔
 اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ اسکا داخلہ تواریخ میں موجود ہے۔ ع
 و گردانی ذکر شاہی خوب نیست + اِنَّا اَکْرَمُکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْقَاکُمْ ۝
 ہم نے یہ مانا کہ جب گلشن میں فصل خربازہ بے محل ہی چھوڑنا و ان عہد گل کی داستان
 کو یقین ہے رفتہ رفتہ یاد آیا سلم ہذا دل سے چھوڑی گی مٹا کر گردش و وزر
 میں یہ باتیں بھول جانے کی فکر کیونکر کوئی پڑ بھول جارات کا سب صبح ہوتے ہی سنا
 بزم کو برہم ہوت نہیں گذری بہت پڑ اٹھ رہا ہوں گل سے شمع بزم کے ابتک حوا
 بعد انتقال حضرت والد مرحوم و مغفور صغیر سنی میں گردش زمانہ نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدہ حیدرآباد دکن تک پہنچایا۔

دو چیز آدمی راکشہ زور زور پہ کیکی آب و دانہ دیگر خاک گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن میں ڈلوایا۔ اگرچہ اسکا

آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی میں ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج

ترقی پانگیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرار بے شمار پر

نمایش گاہ لندن میں اپنا دست کاری قطعہ جبین بہت باریک صنعت

اطلس پھریری دوخت حروف جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشتہ خود

میں تیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوا یا۔ وہ وہاں نہایت

پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا تھا۔ اس کے صلہ صنعت

میں سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹیفکیٹ بواسطہ صاحب ^{نٹ} زید

و بذریعہ معتمدی عدالت کو توالی امور عامہ نشان مورخہ ۲۴ مارچ ۱۲۹۹ء

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پرایڈ ورڈ ہفتم کی۔ اور ٹنکٹ
 پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر
 رکھنا پسند نہیں کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا۔ بعض اجاب
 خلاف مصلحت جانکر مانع ہوئے۔

ملک آتے نہیں جس گھر میں موت ہو تو صد حسرت و
 کہ خود ہم قصر دل میں غیر کی تصویر رکھتے ہیں و
 سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۹ء
 فقیر کے لئے بطور خاص خدمت ہتھی ٹیپ کی ترقی منظور فرمائی
 چونکہ فقیر کے ذمہ کنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
 سلطان الاسلام و المسلمین عبد الحمید خان عثمانی فرمان روا کے
 ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلہ اعانہ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ اسلئے سحری
 میں سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ
 عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھوں نے
 یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامہ مذکورہ تسلیم
 خم و دست ادب بہم کر کے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
 تعظیم و تکریم و سجد اخلاق سے ملاقات کی۔ اور بعد گفت و
 شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ حکم فقیر
 سے فخر تھا۔ بعد رہبر کابی پیر جوان سید السادات ولی،
 سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
 جبکہ اُس نے باز دید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافت بے سرمائی
 معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو تو ال ولایت

بصرہ سربراہی و خبر گیری کے لئے متعین کر دئے گئے تھے۔ باوجود
 ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
 والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھ کر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
 نہیں کیا گیا۔ پیر سید عبدالرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
 و سجادہ درگاہ سلطان الاولیاء سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا
 آپ بڑے پیر کی اولاد میں ہیں۔ نہایت ذی علم بامروت خلیق خوشحال
 ہیں۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیام بغداد تک پیر و مرشد کو
 مع ہمراہین شام کے خاصہ میں مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
 مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرتِ معلومات سے
 نہایت خوش ہو کر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدر آباد میں اور بھی ہیں
 پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ میں ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہوں۔ حیدرآباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی تشریف
 میں جبکہ پیرو مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے۔ مبادا
 ممبر سے پیرو مرشد اور نرجاؤں میں۔ اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
 سلطان کے نزدیک آپ کی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد میں
 مقرر ہوتا ہے۔ آپ کا فرمان بردار رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادگان
 بلند اقبال مولانا سید پیر محمد صاحب افندی جیلانی۔ مولانا سید پیر محمد
 صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے۔
 آپ ہر دو اَلْوَلَدِ مَعْرُوفِ لَامِیْدِہ کے مصداق ہیں۔ جب آپ سے ملاقات
 کا اتفاق ہوتا۔ چای و قہوہ سرفراز فرماتے۔ مولانا و بالفضل اولاد
 پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
 حاصل ہے۔ آپ حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزند ارجمند ہیں۔ آپ خلقِ مجسم رحمِ دل نہایت متین سیرِ حشیم ہیں
 علومِ عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اردو میں بھی دستِ گاہِ کافی
 رکھتے ہیں۔ آپ بڑے مہمان نواز ہیں۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
 خدام و عوتین کیں۔ قطعِ نظر اس کے بطورِ خاص فقیر کی دعوت پر تکلف
 فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتوں کے علاوہ میوہ جات مثل غواکھبستی
 بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بھرپور زرخیر
 فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدق کے
 کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ مکر سلطانِ اسلام بول کی والدہ
 ماجدہ نے آپ کے محل میں بطورِ نذر گزاری تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصراً
 بشمارِ عنایت فرمائی۔ اکثر شائقینِ پیر و سنگیہ در ماندگان کے اولاد کے
 عطیہ کو تبرکاً بہمتائے تمام آتے اور دیکھ جاتے ہیں۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کر بلائے معلیٰ تک
 ہمراہ کر دیا۔ مدیر جہرق۔ یہہ ترکی لفظ ہے۔ بمعنی کشن کر وڑ گیری۔
 وقرنطینہ میں ڈاکٹر ادرجو جو افسر ترک۔ نامہ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم
 سلیمانی اسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اسہیں شک نہیں کہ ترکوں کو
 سلطان سے خاص محبت و البتہ ہے مثل پروانہ فداہیں شکر خالق المنان
 از پیر تا جوان پردیس میں بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر خدیکہ
 بہت ملکوں کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کسین
 کی نہیں پائی۔ فقیر کے ایک مخز دوست با خدا کرم فرما۔ مدار المہام ^{حال} صبا
 حید آباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع
 انسان جریص جاہ ہوتا ہے۔ سنتے سنتے ایک روز بعد اطلاق کے
 فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوئی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ انھیں نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھیں کھلیں۔ پوچھتے
 رخصت فقیر کو دوبارہ آئیے۔ لکے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے پڑھی
 جواب دیا کہ معاف فرمائیے خدا تعالیٰ میرے لئے یہ بخیر طاقا
 ہے وغیرہ فلک ع گردن بنے طمع بلند ہو۔
 این سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخت خدا سے بچو۔
 شاید دیوان کو اس دیوانہ پر جس کے جواب سے تعجب گذرا بخیر پڑا
 افسر بالا دست کو جنکی ماستی میں فقیر کا کرار بھانا کو اگر گڑی
 درپے بجھکئی ہوے۔ خلاف قاعدہ فیضانِ حق حکم کیا بنتا کہ
 و معتمدی عدالت کو تو الی و امور عامہ۔ فقیر پور ڈھیں جاہل سے
 طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ یہ نہ جو کشتہ سے پاک ہو
 بعد تشخیص وہاں سے جواب آیا کہ لکے تو ہی ایچھے ہیں۔ مگر کس کا کیا

کی قابلیت انہیں موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
 ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بیوجہ خزانہ شاہی پر وظیفہ کا
 بار نہ ڈالا جائے وغیرہ۔ اس پر سکوت کر کے اپنے ہمنگ کو جانیکے لئے
 استفدنا قابل برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑیں کہ
 الامان ۛ آگہ شیران کندروبہ مزاج ڈ احتیاج است احتیاج
 جبکہ بے لطفی و رافزون سنی علی ع حق خدمت جو نہ سمجھا سکی خدمت ہے
 اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پردل کو رضامند و بہ تحمیل
 مدت ملازمت و حصول نصف وظیفہ حسن خدمت بہ تقاضا و فشار
 و گران باری سے سبکدوشی حاصل کر لی۔ صدہا کی خوشامد و سہارا ہا افکارا
 سے نجات ملی۔ الخیر فیما وقع۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شاء بلا خوشا
 احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیہ زندگی بسر کرتا ہوں طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک پوہ
 بے منت مخلوق خالق دیتا ہے **حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ**
وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا۔ دعا ہے کہ خدایتعالیٰ ریاست کو آباد و مکرر
 تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری۔ ع اے وقت تو خوش وقت
 خوش کردی تو دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشا
 ختم ہو گیا۔ آخر ہے عمر و دستاورد دل بھی سیر ہے و پیمانہ بھر گیا،
 جھلکنے کی دیر ہے؛ بقول شغفہ ہما و دوسری منزل در پیش ہے۔
 تھین ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے؛
 نسیم جاگو کمر کو باندھو اوٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے؛
اَبْلَغُوا۔ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرًا أَمْلَاؤُ
 یہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم اسکے

احکام کے پابند و عامل ہو۔ اور تو اسی سے مجتنب و محترز۔ اور اللہ تعالیٰ
 طرفین کا غائبہ بخیر کرے تو نصیم مقیم اور دیوان کی کیمائی کا ذریعہ تصور
 ورنہ فریق فی الجنة و فریق فی السعیر یعنی جہی کمنی و جہی بحرانی
 ایک فریق جنت میں۔ اور دوسرا دوزخ میں۔ پس تم خوب غور سے
 سمجھو کہ ہر موشیار آدمی بموجب ایہ کریمہ۔ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ
 وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ الْبَاقِیْنَ اِنَّا نَحْنُ غَدْرٌ مِّمَّنْ
 سے اخصی و باتون کا خواہان و جوایان رہتا ہے کہ (۱) دنیا میں باغرت
 و تندرست رہوں اور سب ضرورتیں بروقت پوری ہوتی رہیں
 (۲) آخرت کی نعمتوں سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الہی سے
 محفوظ رہوں۔ اخصی مقاصد کے پورا کرنے کے لئے دنیا بھر کی
 تکالیف اور ہر قسم کی آفتوں کو اپنے سر پہ جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام میں کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیار ہی فعل نہیں ہے البتہ بندہ کا کام
 بندگی اور تابعداری کا ہے اور نہ آپاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا
 نیکی کی نیکی ملیگی۔ عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر ماضی ضرور ہے۔ پیار کرو
 جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو جیسا کرو
 ویسا ہی بد لایا دو گے۔ **مکندم از گندم بر وید جوز جو**
از مکافات عمل غافل مشو، مَنْ اَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءُ الْحَسَنَى
 یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اوسکو نیک بدلہ ملے گا۔
 اول مرسلان مرد۔ و عورت کو چاہئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
 ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کاموں کو
 بجالاؤ۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا میں بھی بار آورے گا۔
 اور آخرت میں بھی شاد۔ و شادمان ہو گا۔ و رزق خیر الدنیا و الآخرة ملے گا

جس طرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَن جَفَىٰ وَاَثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
 فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاوِي وَامَّا مَن خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَفْسًا
 عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوِيٰ يعنی جس شخص نے سرکشی کی۔
 اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کر لیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
 اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے
 روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے
 عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت
 تندرستی و صحت ہے یا ایمان جس سے ہم کو خدا تعالیٰ نے سرفراز فرمایا،
 اور بھوئے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ مَثَلٌ حَوٰیُّوْنَ كَے
 یا اوس سے بھی بدتر نہ ہوں یہ کیا۔

لے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسانت قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پہچانیگا اور اس کا شکر ادا کرے گا
 شکر کی جہاں پر نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
 جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ یعنی تم میرا
 شکر کرو گے تو میں تم کو اور نعمتیں عطا کروں گا۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي
 لَشَدِيدٌ۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے
 ع شکرِ نعمت ہے تو جو چندان کہ نعمت ہا تو۔ جل جلالہ۔
 ہزار بار بشویم دہان بے عطیہ گلاب پندہ بنور شکر تو کردن کمال ہے او بی است
 جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتوں کو پہچانیگا اور اس کا شکر ادا کرے گا تو
 رفتہ رفتہ درجاتِ عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم
 پہنچے گا۔ اور اس کا بندہ خاص و وفا۔ اہل صفا قرار پائیگا۔ مَنْ كَانَ
 لِلَّهِ كَانَ لِلَّهِ۔ پس اس بندہ کی غرض صرف مقصودِ روحی یعنی

رضا جوئی مالکِ حقیقی باقی رہ جاتی ہے۔ جو کوئی اس کے پورا کر نیے میں جمع
 ہو گیا اویس کا بیڑا پار ہے۔ پس نکلو چاہئے کہ اول ایمان کی دستی کرو
 جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا
 حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ۔ یعنی کوئی
 شخص جب تک مومن نہیں ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچوں سے زیادہ
 اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہ ہو اور وہ
 جب پورا مومن ہو گیا تو ضرور اس کو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہوگی
 اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کا
 راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ
 إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ یعنی کہہ دو انہی
 اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالیٰ

تمہیں محبوب رکھیگا۔ پس تم اس کے فضل و کرم سے ہرگز ناامید نہ ہونا
 اور اس کے غضب سے بے خوف نہ بننا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے
 ڈرتا ہے سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ جو کوئی خالق سے
 نہیں ڈرتا اس کو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ۵
 چون از گوشتی ہمہ چیز از تو گوشت ؛ چون بگوشتی ہمہ چیز تو گوشت ۵
 ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ؛ ترسہ از وہ جن و انس ہر کہ دید
 تو ہم گردن از حکم داد و پیچ ؛ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو پیچ
 از خدا ترس باد شاہی کن ؛ از خدا ترس ہر چہ خواہی کن
 کلام الہی تعالیٰ شانہ کے احکام پر جہاں تک غور کیا گیا ہے
 سب سے زیادہ انہیں چار امور پر تاکید اکیڈ ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ
 کو ہمیشہ یاد کرو اور اس سے ڈرو۔ اس کا شریک نہ ٹھیراؤ۔

نماز پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
 خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتیں شرعی
 مخلوق کو مرغوب ہیں وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہیں۔ خلوص کو
 اپنا رہبر بنانا۔ اور پاسِ انفاس کے عامل رہنا۔ ذکرِ عینی سے غافل نہ ہونا
 غافلِ احتیاط نفسِ یک نفسِ شایہ نہیں نفسِ نفسِ افسین بود
 خالق کے ادا امر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہ بڑا اگر عبادت
 کا۔ ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جس طرح حاکم مجازی کے
 روبرو جاتے وقت لباسِ خوش اور حالتِ درست۔ ہوشِ سنجھا
 ہمدنِ گوشت ہو کر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
 میں بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلافِ ادب
 جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکمت

زائمی مبلے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی۔ نہ نظارتی
 اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینا
 پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
 تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل میں خطرہ تک
 نہیں آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شبہ
 نہیں۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
 تاہم وہ رحیم و کریم و غریب نواز بھی ایسا ہے کہ ذری سی عاجزی۔ معتد پر
 عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترجم
 اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بے اعمالی کے لحاظ سے
 ہکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم جس و ام۔ عبور دریا شور۔ یا پھانسی کے
 سزاوار ہیں مان اگر وہ جان بخشی فرماے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیرایا ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
قصورات پر نادم اور اس کے فضل و کرم کے خواہان۔ و جو این

لے خدا از فضل تو حاجت واد با تو یاد میکنی پس نبود روا

غیب سے یہ نہ ہوتی ہے۔ لَا تَقْشَطُونَ حِمَّةَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

باز آ باز آ ہر نیچستی باز آ ؟ گر کافر و گسروست پرستی باز آ

این در گہہ مادر گہہ نو مید نیست ؟ صدار اگر تو بہ شکستی باز آ

آو کے خالق ہونکی۔ آسمان۔ وزمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و تار

ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہیں

کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوئی ہمارا مالک و ربانے و قائم رکھنے والا

نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے صفات کے اس طرح قابل رہنا کہ او

صفات کاملہ سے ہمیں برنامہ سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئیں تمہارے قوتوں
 سے قوت بصارت کی یہ کیفیت ہے کہ پلکا دھٹکتے ہی تمام فضا حتیٰ آسمان کی
 سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیرتی حیوانی کو اس کے سوراخ اور ریت کو قعر دریا میں نہیں
 دیکھ سکتا لَئِنْ دَرَكْتَ الْاَبْصَارَ وَهُوَ يَدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللّٰطِيفُ الْخَبِيرُ
 جبکہ تم از رو قیافہ ہر شخص کی اندرونی پہلی بری حالت کو تیز کر لے سکتے ہو تو
 کیا اس قدیر و قیوم کا عالم ایسا وسیع نہیں ہو سکتا کہ تمہارے دلوں کی بات
 جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
 جملہ ذرات زمین و آسمان و لشکر حق اند گاہ امتحان و از دہان لقمہ نشہ سو گئے طوطا
 تا نگوید لقمہ راقی کا دھلو و وہی پاک ذات مجیہ ممیت سے مردہ کو زندہ زندہ کو مرد
 تعجب خیر و حیرت انگیز امر نہیں ہے مارنے جلانے کی کنجی اس کی قدرت کے باہر نہیں
 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللّٰهُ فَآلِی تَوْفِقُونَ

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہو گے تو جب بعض صفات الہی سے باخبر ہو گے
 یہاں تک کہ جو چیز تمہارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے
 اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مثلاً نونہ از خود ارے بعض اصطلاحات تمہارے
 علم و عمل کیلئے قیاسی فلم کرنا ہوں (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسب کا نام ہے (۲) نظر بر قدم
 اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ لے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے
 روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگوں کی
 باتیں سنا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر و وطن سالک کا صفات بشریہ خبیثہ سے صفات
 ملکئہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت و درخمن یعنی دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنا
 ملکیم ہونچا نام (۵) یاد کرو دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت
 جب دل ڈال کر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔
 قیامت کا اس طرح قائل رہنا کہ جس طرح ساری روزین بغیر تجریدی کے بارش پڑتے ہیں نیز شاہ

ہو جاتا ہے۔ کیا اس قدر وقیوم کے نزدیک ہو نکلو ابتدا میں صرف
 ایک جگہ کن سے۔ کتم عدم سے۔ چیز وجود میں لایا ہے۔ ایک آواز
 صورت میں نکود و بارہ قبور سے اٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھ دشوار
 گزار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا ناکہ تمھارے سامنے کر دینا
 تمھارے اعضاء سے۔ تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہے۔ ہرگز نہیں
 اوست سلطان سرجہ خواہ آن کند۔ عالمے را در دے ویران کند
 بازار احکام جبروتی خوش۔ ترجمہ را موجود و یک سان میکند
 مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ
 ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
 اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہیں۔ نہ
 عقلمندوں کے نزدیک تصدیق اور کسی باریہ ثبوت کو بھونچتی۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا۔ جا عیش۔ و عشرت۔ و خوشی کا مقام ہے
 کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبی سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
 میں راسخ الاعتقاد ہوں۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ
 اعمال مردم بر ذر حساب صحیح و لازمی مرتبہ۔ میں خدا۔ و رسول خدا
 کے حکم پر عمل کرتا ہوں۔ و لولہ فرض محال۔ تیرے خیال موافق۔ قیامت
 کا کوئی اثر نہ ہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہیں
 رکھتا ہوں۔ مٹھی و عاصی نہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
 جس طرح قرآن احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
 تو میں نے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو مانو و ملحد نہوا۔
 مجھے خیال امور دوائی عقبی کا ہے معاملہ دوروزہ دنیا کا اعتبار نہیں ہے
 افسوس ہے کہ اس وقت بھی بعضوں کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد خدا

کس کو تو باقطرہ جا کر دریامین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ پس ایسی گفتگو سُننے سے بھی ہر سیر کو
 کہ جس سے صریح قرآن حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہیں رہتا مگر صریح جسمی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس طرح قائل رہنا کہ جس طرح گناہ سات عینکین ایک پر ایک لگا کر
 آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی
 لطیف تر تھا۔ ۵ صاحب عرش بلائے جسے فعلین سمیت پو کون کہتا ہے اور
 پاؤں سے فعلین اور تار پو تقدیر کے اس طرح قائل رہنا کہ وہ ملائے سے کیسے نہیں ملتی
 ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہیں چلتی پو اور یقین جانا کہ خود تعالیٰ نے تمہاری تقدیر
 لکھ دی وہ بلائے اٹھنا کہ آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ پام جہاں کے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو
 نہو سارا جہاں اسکے ملنے کیلئے زور لگاوے نہ ملیگا۔ غور کرو تمہاری نوکری کے معاملہ میں فقیر نے
 کیسی خوشامد کی نہ تم کیسے کمزور کیا البتہ لیکن گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب
 کس آسانی سے نوکر کر دیا ۵ کار۔ ازراہ نظر کار باؤ فکر اور کار باؤ ازراہ باؤ ۵ شربتی

بہت خود نوشت کہ خوشنویس است و نخواہد نوشت و بخلاف را فقیر تمنے عجلت طبعی سے
 اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے مجید کوششیں کیں۔ سب دنیا کی موس خوار لئے پھرتی ہے
 کون پھرتا ہے یہ مدار لئے پھرتی ہے، دل اگر قابو میں نہ ہو تو یہ دکھ کیوں نہ ہو، میرے پھلو
 میں ہے دشمن جانی افسوس کہ اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عائد
 منقرین کے سفارشی تعات ہم بھی بچا ہے۔ اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طبعی و رزق تو قدرت
 بے غلطی کی بیج از خود اطاعت فردا طلبہ کا مہر و زار و زوری فردا طلبی کو تھکا افسر اعلیٰ کی
 توجہ غام تھمارے حال پر مبذول رہی۔ تمھارے حقوق کو تسلیم کر بانی و تحریری مکتوبات و مکتوبات
 بھی کئے آخر توجہ اسکا معلوم۔ گز زمین آبا سمان و فری کو نہ دہشت زیادہ از زوری کو تو ہی ستار
 قسمت را چہ سودا رہبر کامل کی کہ خضر آراب حیوان تشنہ می آید سکندر را۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی تردد و
 سیر و ی مین کی حد و حصر باقی رکھے۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل و
 تہابیر کو سمجھا تو طائر مقصود و نیچرست خواہندہ حقیقی کیونکر گمراہ ہوگا۔ تا دہنیکہ اثرا را و تہابیر
 عظم

میں ہمارے ہر کوئی امر خواہ مخیر ہو یا کبیر فیکہ ہو چلو گھر گھر سطح ہو گا ہر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز
 اتنی سخن سے ہی بیش قرار ہو ارا کا ہونا کمال لیاقت و عقلندی پر منحصر نہیں اگر روزی بے بیش
 بز فروغ و زماں تنگ تر روزی ہو کہ لا تَحْتَلْ ذَرْوًا لِّكَ اِذْنًا لِلّٰهِ تَعَالٰی - دنیا کو جو اسباب
 سے تعبیر کرتے ہیں یہاں سقید تر و دو جائز ہے کہ - بر توکل نہا نو سے اشتربہ بند مگر اسی میں نہکون
 لوگ طول اہل کو تدبیر سمجھتے ہیں - اور تدبیر کو تقدیر پڑا لے میں کٹر کو تعمیر اوان میں کیا کچھ تدبیر
 افلاطون کو تقدیر تسلیم کیا نفع دیا نہیں سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت
 فارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر ہیں تدبیر پر - و اصل تدبیر تقدیر - و تقدیر
 غالب ہے تدبیر پر - کیونکہ وہ علوی ہے اور یہ سفلی مثنوی بخیر دان تخم اہل کاشتند و آسمان ازان
 چہ برداشتند و رخت اہل بند کہ ماجر ثنوی و آدمی باز مسافر ثنوی و اصل تدبیر یہ ہے کہ رضا
 حق تعالیٰ میں کوشش کرے تا برقع خجالت نہ پھنے شرط بندگی یہ ہے کہ اگرچہ وہ میں گرے تو اپنے اہل
 ملامت کرے اگرچہ ملے شکر نعمت خدا بجا لا جبکہ حسب امش انسان کسی مر کا ہو و دفع میں اپنے

اسکو تاہم تنوع و محنت کا شادیہ اپنے حل کرنا چاہئے بلکہ نواز شکر کرامت خانی پر اپنے نگاہ رکھے۔

الحیاض تذبذب کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اسی عصبی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی بیرونی جاتی جاتی

پیش میں کو بھی ہاتھ سے مینا مگر اسی میں غلطی نہ ہونا۔ پیش از وقت یا بیش از وقت نہ چاہنا۔ دعا غافل

کلمہ اسی سے شکل امر سامان چاہنا ہے۔ اور یہی خارجی زندگی کی علامت ہے۔ قسمت کیا ہے ایک کو تمام

بہ شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا بلبل کو دیا نا تو یہ وانہ کو جلنا غم بکھو دیا سب سے مشکل نظر آیا شہوی

بکارا و نشاید ہم بد کردہ بدی باہم نسبت بخود کردہ ہمہ تقصیرت امر و انکار شنیدہ ادا طلبنا۔

افعال شیطانی اور افضال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے۔ نصحت کثمت بشنو و بہانہ بکثرت

کو بہرہ یاب و مشفق گوئی بہرہ مند بہ کی تحقیق میں گزندہ پڑنا کہ کسی عمر اس راہ میں چلی ہو سکی ہو بعض محافل

مختص بھی ہے۔ تو اس سے کیا حاصل۔ اس لئے کہ محقق بننے کے بعد بھی مکمل کارنامہ ہو۔ اس نحو ورائی سے ادبی

اور جو چاہتا ہے شطاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم و مکالم بتجارتی پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو

داؤن رکھنا اور عمر غریزہ کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے۔ سلف صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں ان کی پیروی سے

شبانہ روز عمل صالح کئے جاوے کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
 جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تَظْلُمُونَ فَتِيلًا ۚ دوسری
 جگہ فقیراً ہے۔ یعنی تم کو تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
 خراکے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دے جاوے۔ بخلاف
 اسکے اگر عمل کم ہو گئے تو اپنا سر اپنے ہاتھوں سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
 روز کہو گے کہ ہکو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کراؤ میں حکم ہو
 کیلئے احمق تو وہاں سے ایسی چلا آتا ہے۔ اب تلافی یافتگی۔
 مہلت کہاں۔ حضرت نبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے کام
 اتنے کرو جب تک دنیا میں تمہارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اتنا
 کرو کہ عینی آخرت کو بچا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
 تم کو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جب قدر عذاب کا ٹھکر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ میں نے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے۔
 دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جس نے
 اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تو نے کیسکے ساتھ احسان
 کیا ہو اور کیسے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔
 ایغیر فی فضول گو نہ بنا کہ اس میں قار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
 حدیث صحیح میں وارد ہے کہ مَنْ تَكَلَّمَ بِمَا لَا يَعْنِيهِ يَهْوَى إِلَى حِمَّتِ
 سَبْعِينَ خَرِيفًا یعنی جو شخص فضول اور غیر ضروری بکھتا رہے تو وہ جہنم
 کے گڑھے میں ستر سال تک ہنسیا یا جائیگا۔ تا بعد ا مکان زبان بند رکھنا
 کہ فساد کی ہی جڑ ہے۔ سَلَامَةُ الْإِنْسَانِ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ۔
 دوسنا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دوکان و یک زبان عطا ہوئی ہے ع
 خموشی معنی دار کہ در گفتن نمی آید پڑ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر میں مشغول رکھنا چاہئے۔ دل پیار۔ دست بکار
 رباعی کم گوئی جز مصلحت خوش گوئی و چیز کہ نپرسند تو پیش گوئی و گوش تو دو
 دادند و زبان قی کے پے بند کہ دو لب تو دیکے پیش گوئی و ۱۰ نہیں یک لحظہ عالی
 شجہ سے بیرون درون ہیرا کہ دل میں یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا و
 ہر حال میں استقلال کو ہاتھ سے نہینا کہ دنیا کی کوئی اثری ایسی نہیں ہے جو
 بل نہ جائے۔ اور کوئی دشواری نہیں جو سہل ہو جا کہ ان مع العسر يسراً۔ وار و
 ۱۰ استقامت اپر اول گزین و از درخت فصل بعدش خوشہ چین و خبر واریکا
 و مصائب کیسے سامنے کھڑا نہ کرنا۔ بلکہ صبر شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
 اُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یعنی جو
 لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پھونکتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی ملک میں

اور انجام کار اویسی کی طرف واپس جائیگے۔ پس ادنیٰ پر خدا کی عنایت و رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہیں۔

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے۔ مگر خالق کے گناہ سے

بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پیش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بھی طاعت و مزاجداری کرنا۔ دنیا

یہی عین مصلحت۔ اور بقابلہ لیاقت کا رآمد ہے۔ اوسکی سختی و بُرا

کہنے کو بُرا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایہ غرت ہاتھ سے نہ کھوٹنا

کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور غرت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل

کرنے کی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کار براری میں انسان ذلیل ہوتا ہے

اور رک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جہین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پھونچے۔ ورنہ وہ فعل لغو محض ہے۔ دنیا کو مثل
 سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے۔ خواب مرگ
 خواہ کہ قبرست بیدار سیت حشر و حشیم اگر بنیا بود ہر روز روز محشر
 نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو۔
 تو پاک باش برادرہ ار از کس پاک پوزند جائنہ پاک گارناج
 فصل خصوصیات کی خدمت۔ پیشہ و کالت سے گریزان ہو تاکہ حرام
 و شبہات کا اندیشہ نہ رہے بعض ملازمت صریح حرام۔ بعض قریب تر مسلم
 بعض حلال۔ بعض حلال سے قریب تر مین۔ اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب
 پارہ قد افلح المؤمنون میں واضح طور پر موجود ہے۔ مین اَعَانَ ظَالِمًا
 فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے۔ جہاں تک ہو سکے آمینہ
 حلال۔ یا قریب تر حلال۔ کی ملازمت دھونڈو۔ جب تک حلال طیب

نوکری نہ ملے خود کو قصور دار تصور کرو۔ اور کھاتے وقت ہر انگلی سے
 چار چار آنسو بھیاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔
 دیندار طلب مال میں دین کو برابر نہیں کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ دینا
 اور بھیجنا کہ مال اولاد کا حاصل ہو نا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
 کافروں کا مقولہ ہے نفوز باللہ من ہذا لعقاؤ۔ دنیا گذشتنی گذشتنی
 بہر طور گذر جاتی ہے۔ چندیں غم ما بجزرت دنیا چسیت بہر گریہ
 کیسکہ جاوید بزیست و این بیک نفسی کہ در منت عاریت است و با عاری
 عاریتے باید بزیست و کچھ امکانِ عمری۔ یا مدعیِ علیہ۔ کی حیثیت سے
 عدالت کی کرسی تک سجانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسرِ شان سمجھنا
 کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا شَهَادَاتِهِ وَ مَنْ يَكْتُمُهَا فَإِنَّهُ أُمٌّ قَلْبُهُ
 یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص چھپاے گا وہ گناہ گار ہو گا۔

البتہ جھوٹی ٹکوا ہی نہ مینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والا
 رزق کم اور عزت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب
 میں مبتلا ہوتا ہے۔ ۱۔ دروغ اسے برا اور گوارہ نہار پڑا کہ کاذب
 خوار و بے اعتبار پڑا، مروجہ آزاری ہرگز نہ کرنا کیسے دل کو نہ دکھانا
 ۲۔ بتبرہ آزادہ مظلومان کہ ہنگام دعا کروں پڑا اجابت از در حق
 بہر استقبال می آید پڑا نیک آدمی کی زبان ہاتھ سے کیسے نچ نہیں
 پونچتا ہے، رباعی خواہی کہ ترار تب ابرار رسد پڑا پسند کہ کس را
 ز تو آزار رسد پڑا ز مرگ بندیش و غم رزق محو پڑا کین ہر دو بوقت
 خوش ناچار رسد پڑا خیالات کا نیک کہنا ہی معرفت الہی ہے
 فقیری چیست تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت و ریت حقیقت
 اطاعت ہے۔ فالض کا بروقت ادا کرنا تمیز فرض ہے۔

اگر ادا کرو گے تو جزا پاؤ گے۔ نکر و گمے تو نمر اور خدا کی نمرت نہ

ہے مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ خَلَفْنَاهُ وَمِنْ آسَاءِ فَعَلْنَاهَا۔ اور حقیقت

موقع ملے نوافل بجا لاؤ ورنہ بُرے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے

فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نہ کرو۔ ہمیشہ حسرتیں اور کاشیں

میں مصروف رہنا۔ مگر نہ اس قدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ توبہ

دوسروں سے اتنا داور سوال کی بھونچے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تَجْعَلْ بَيْنَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسِطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا

یعنی نہ اس قدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔

اور نہ اس قدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زوہ ہو بیٹھو۔

سب سے پہلے اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ کا نان و نفقہ مقدم ہے

اس کے بعد دوسرے رشتہ دار۔ مستحق خیرات ہیں۔ اس کے بعد دوسرے

اے جانن جاناں میں۔ وے روح میں۔ ریحان میں۔ میرے بعد
 تم اپنے ماں اور بھنوں کے تا دم زندگی خبر گیران رہنا۔ بڑی بھنوں کا ادا
 چھوٹی بھنوں پر شفقت رکھنا۔ تم سب کے بالاتفاق ہیئت مجموعی
 رہنے میں میری خوشنودی متصور ہے۔ اگر وہ نکو اچھا نہ سمجھیں تو خیر مضائقہ
 نہیں۔ مگر تم اوں کے حقوق کو سمجھنا۔ کیونکہ اگر وہ خانا خواستہ اپنی
 التجا دوسرے کے پاس لجا دینگے تو تم خود اسکو گوارا نہ کر سکو گے۔
 دیکھو خبردار بھنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ میں انکو تم سے کم نہیں
 جانتا ہوں۔ مکان مسکو نہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے۔ اسکی مت
 شک و رنجیت کرتے رہنا۔ کہ تمھارے بزرگوں کے نام کی بقا
 ہے۔ اویکے اتلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دست اندازی کا
 حق نہیں۔ ورنہ بے گھر ہو جاو گے ورنہ کرایہ کا مکان بکزیل ہو گے

تیسری سنجیدہ و تکفیں میں غل و معقولات نہ کرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
 کا ارتکاب نہ ہو۔ تاہم پرچاؤ کی ضرورت ہے۔ نہ چھوٹوں کی
 چاؤ کی بلکہ آل بول رضی اللہ عنہما مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔
 حضرت پیر و مرشد کو اختیار تامہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا
 ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں اور تھی دستی سے شرماتا ہوں میں
 دستگیر و دستگیری کیجئے اور آبرو میری وہاں رکھ لیجئے
 میں جو لوگ میت کے ساتھ رہینگے او کو حسب مدارج اخلاق سے
 رخصت کرنا۔ اور وقت موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نہ کرنا
 عمدہ ترین لوگ لوگوں کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستوں
 کی تعظیم و تکریم اور اونکا ادب نیاز مند انہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے
 وہ بھی تہہ شرافت بزرگانہ مبدول کھیں اور اپنے دوستوں کی

چون پیچ و سلیش نماند و آمد و ختم میں جاسید یا ہو جاتے ہیں چھوڑ جانے
 سے ورثہ میں جھگڑے قائم ہوتے ہیں۔ حقوق کی حکمہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
 حکمہ کمی کرنا۔ دہشتی و نرمی ہم در بہ بہت پوچرگ زن کہ جراح و مرہم است
 مکر و بتے کو دانا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صرف اور زبان خلق کو نقارہ
 خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت
 جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاک بلیقان چو رسیدم بہ عابد پو گفتم مراد تیرے
 از جہل پاک کن پو گفتا برو چو خاک تمل کن بے فقیہ پو یا انچه خواندہ ہمہ در زیر کن
 اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہل دین کی متابعت
 اور اہل دنیا کی موافقت اسی میں متصور ہے ع خوشامد ہر کراگوئی خوش آمد
 شیوہ عافری نہ چھوڑے فیض پو بھیج وہ شئے ہے نہیں خدا
 کے پاس پو یاں میں یاں ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے

آسائش و گیتی تفسیر این دو حرف است و باد و ستاب و طوفان باد و شمنان مدارا
 شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی سبکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے
 نیت ہی کو نیک رکھو صحیح حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ مثلاً مکان
 میں روشن دان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم شاہ
 ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہے۔ قرض لینا۔ وعدہ سے بڑھ کر۔ ایفا کا خیال
 رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاوے۔ اور منافق کہلاوے۔ بساط سے بڑھ کر پاؤں نہ پھیلا
 ہر ان عقل و دانش نباید گریست و کآمد بود و نوزدہ خیر بیت

نوٹ۔ فخر انبیین علیہم السلام فقر کیا ہے کہ عمر بھر کبھی سے فقیر نہ قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر خویش و یگانوں کو عند الضرورت
 قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرہ۔ شادی۔ مہمانی
 تیمارواری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف میں ات سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز
 کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہداشت میں ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی
 زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھی گنجائش موازنہ سے بڑھ کر مصارف
 نہیں کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد میں
 صرف ہوئی ہے۔ اسی لئے محمود خلایق تعمیر اخیر مضائقہ نہیں۔
 الحمد للہ قرض لینے سے حدیث تعالیٰ نے ذلیل نہیں کیا۔
 اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کر لیا کرتے۔

کلام میں بیشی اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مد نظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے بنو۔
 کہ کوئی نکل جائے۔ نہ اتنے کڑے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ سہلے۔
 کہ پیچھے رہ جاوے۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھاکر گر پڑو۔ ہر حال میانہ روی اختیار کرو
 نے۔ سادگی میں لطافت نہ کچھ بانگین پہنچے، خوشی الامور واسطہ ہمارے چلن ہیں
 مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ حقیقت
 اپنے تقدیر کا کھاتا ہی۔ اور تمہارا نام نیک ہوتا ہی۔ شکر بجا آ کر کہ مہمان تو
 روزی خود بخود روز خوان تو اگر کوئی مکان پر پڑے تو جس حال میں ہو سکا آنا کہ وہ بڑی
 دور سے تم تک امیدوار چھوٹا ہے۔ بفحوائے حدیث شریف اکثر اعمار

نوٹ: پیر تمہارے رو برو کا واقعہ ہے کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آواز دی۔ تم نے کہا کہ
 اسے پیشتر بھی دو مرتبہ کچکے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا بیٹھئے۔ دل کی طرف رجوع کیا
 سفتی حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نمین۔ اسکو دھوپ میں کیوں کہڑا کرتا ہے۔
 کھانا جاتا کہاں کہے۔ دایس آکر کھانا۔ پس فوری تمیز کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
 ہوتا ہوا ہنسنے لگا۔ افسوس ہوئے اگر چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش ہوتے۔ اوس روز سے
 انکو دو چند مفید رہے پھر زسے ہو گئی۔

اَمْتَنِي بَيْنَ السَّعِيَيْنِ وَالسَّيِّئِينَ ۝ فِي زَمَانِهَا انسان کی زندگی سناٹھ
 نتر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو محبوبہ اور دنیا سے چلنا
 پڑتا ہے۔ ۵۔ پندے دھمت اگر عین داسی ہوش و آزار بہر خدا جامہ تریز و میر
 عقبی ہمہ روز است دنیا یکدم و آزار بہر دے ملک ابد را مفروش و شائستہ
 جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ۵۔
 ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار و آکھنہ بند کر کے چلے جاتے ہیں چلنے والے
 ۵۔ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے و آزار بہر دے ہن اس خانہ
 ویران کیلئے و عین اللہ ہے عین آتے ہی تو نے لے قبر و آزار بہر دے دستور تواضع کا
 مہان کیلئے و آزار بہر دے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی مشائخ
 خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اسکو سرو تعلق نہیں ہے ۵۔ حسد
 یہ مرنیکے لئے جینا ہے و اس جینے یہ یہ بغض و حسد کینہ ہے و آزار کا

رہا تخت نہ جام جمشید، احوال سکندر کا تو آئینہ ہے، جو عربی علم تو ہمارا مذہبی
 علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہ ہو۔
 قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اوکلی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
 کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الہی سے بیخبری ہے۔ پس
 اس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال نچائیس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
 کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ
 صرف کر کے بڑی جان فشانی سے۔ ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ و ایل۔ ایل۔
 ڈی۔ میرٹھ لائٹ لاء وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گزرنے کی امید
 کرتے ہیں۔ ع۔ آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش کد مگر اس سے بیخبر ہیں کہ کس وقت
 موت آجائیگی۔ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں، پڑسا مان تو برس کا ہے
 مکمل کی خبر نہیں، بعض تو انگریزی طالب علمی ہی میں مر جاتے ہیں۔ اور

بعض تعلیم پا کر ملازمت ملنے سے پھلے چل بستے ہیں۔ رباعی
 تاکے بغم منہج و سہل خوردن پڑ خوراز ترود این ہما فسون پڑ اسے روز
 اجل چو چکیں را نگذاشت پڑ برزیستن اینقدر نباید مردن پڑ غافل
 گھڑیاں یہ دیتی ہے منادی پڑ خالق نے گھڑی عمر کی اکیلا دگھڑائی
 اور بعض کو اس دنیا ناپاؤدار سے فائدہ اٹھانیکا موقع مل جاتا ہے
 آنا نہ غنی تراند محتاج تراند پڑ مگر دار آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوا
 رہنا ہے۔ اور اس کے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اسکی تحصیل کی
 کچھ بھی فکر نہیں ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے
 و محل سرائیں اور کوٹھیاں تیار کیجاتی ہیں۔ کسری کے سے گر محل
 بنائے تو کیا پڑ قارون کے سے گنج ہاتھ آئے تو کیا پڑ جب سر پہ قصا
 پکاریا اللہ پڑ آئے تو کیا و گرنہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ نشوی

بسکن کا شانہ پڑ بر عمر کہ بہت حاصلش افسانہ پڑ ہنخوا بہ بادی و ہنم و نہی شمع
 بر گنڈریل چہ سازی خانہ پڑ افسوس ہے کہ جہاں ہکو قیام دوام کرنا ہی
 وہاں کیلئے سفال پوش یا خیں پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہیں ہے۔ ۵
 طفل نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی پڑ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی پڑ پیری کو
 رشید تم غنیمت جانو پڑ اب فصل نہیں ہے کوئی آنیوالی پڑ ایک شخص قوم
 بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کا بڑے کے چہارے کے نیچے زندگی
 بسر کرتا تھا۔ لوگوں نے اسکو پانی اور دھوپ کی تکلیف پہنچنے کی غرض سے
 مکان بنانے کی رائے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا
 اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔
 منہمکان دنیا ہنیں گے اور ہم کو دیوانہ کہیں گے۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھیں گے
 اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ؕ اَلَا يَفِرُّ مَرَدُّ قَتِ مَوْجُوْدُ

کو عزیز رکھنے والا شخص حقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
 دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت
 جب مانتے سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا۔ عورت
 مثال آب جو آب رفته باز کے آئید بچو وقت کی پابندی جو آب
 انگریزوں نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدام اور پیش رو
 مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
 خراب کرنا۔ بڑا مسرف اور بیدار شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
 کارنامے کہ انھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
 اور اسکی کیا کیا یادگارین بنائیں جھوٹے اے عزیز مشورہ لینے میں
 عار نہ کرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے۔
 خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش بکاسی گفتن و گفتن کہ کوئی بہر ایک فعل اول ہی

ایسا سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے کہ اوسکے چھپانیکلی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے
 ۵ مرد آخر میں مبارک بندہ ایستاد و ریس ہر گریہ آخر خندہ است
 فی زمانہ۔ وہ لوگ تو بہت کم ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ نہیں کرتے
 اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی بُرے کاموں سے بچتے ہیں۔ اگر تم میں
 خدا ترسی ہے۔ تو چشم ماروش و دل ماساد۔ کیونکہ کَمَا تَعِيشُونَ مَمُوتُونَ
 کَمَا تَمُوتُونَ تَبْعُونَ۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی
 شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ کہ اوس کا قرۃ آخرت میں بھی
 سرخروئی تصور ہے کہ اَلْجَاءُ شُعَبَتٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے
 شاد باش و ایمین و فارغ کہ من آں کخم با تو کہ باران با چمن و مضر اخلاق
 کندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ درد شنی۔ و آتش بازی
 و رقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتوں کو بیخ و بنیا د سے اکھڑ دیا

فرمان انبیوی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھکار ماری ہے
 جہانِ قص طوائف - دنا گ - وغیرہ ہوتا ہے وہاں لعنت تھا نازل
 ہوتی ہے۔ ایسے مہل مجالس کی شرکت سے دواماً نافروریزان رہو۔
 اچاناً وہاں موت آجائے۔ جہان کا مرنا پسند نہیں۔ اوس مقام کا جانا
 بھی پسند نہیں جس طرح ہضہ و طاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
 نہیں جلتے۔ بدرجہ اولیٰ ایسے مہل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
 مَنْ يَجْعَلْ شَيْئًا عَادًا - جن بوقوفوں نے بہشت و دوزخ وعدہ - وعید
 رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچہ طفلان - تصور کر لیا ہے۔ اُن سے ہم کو
 بحث نہیں آیہ اُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ اُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
 کریمہ و سباعت سکرتہ الموت بالحق ذلک ما کنتُم تَعْتَدُونَ
 اور فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوسکا تحفہ

وہ یہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کر و کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الہی تعالیٰ شانہ میں واسطہ
 جہان و احوال کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے
 یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللہُ وَرَسُولُهُ رَبَّنَا اهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاوے تو
 دو رکعت نفل شکرہ نماز ادا کرنا اور اپنے کل کاموں کو اوسی قادر مطلق کے
 حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اس کے راضی رکھنے کا ہے وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ
 إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادَةِ باطن بنہالے رہنا تا ظاہر خود بخود دست
 ہو جائے اور یہاں کی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو روز بروز
 ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کر سکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
 ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پردل حریص کو ضامنہ کر لینا و

خَيْرَ الزَّوْجِ مَا كَفَى - کیونکہ بمقابلہ امرافقرا پانچ سو سال مشیتِ داخلِ شہت ہو
 کھا دی پھنا - محل اور ہنا - بویا بی بیچنا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری
 دینمی حاجتون سے جلد فارغ ہو کر مسجد میں جا بیٹھنا - اولیٰ ہے اور سنت
 خرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان پڑانچہ من درکار دارم مشیر
 درکار نیست - خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہ ہو کہ
 وبال جان ہو جا - اور اوسی میں منہمک رہو - آب درکشتی ہلاک کشتی است
 آب زیر کشتی آزمائشی است پڑ اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
 سے نہ کر سکو - متوسط درجہ میں رہو - ہاں خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت
 یا مال یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدار نہ سخاوت و خیرات کرنا کہ -
 الصَّدَقَاتُ رَدُّ الْبَلَاءِ حدیث شریف میں آیا ہے - جب کسی قسم کا
 ادباریا اسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پر درگاہ

شامل حال ہو جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہوں
 او کو خدا تعالیٰ کسی عذاب میں گرفتار نہ کرے گا۔ اور جب نامساعدت نہ آ
 دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ السَّفَرُ سَيْلَةٌ الطَّغْرُ بَرْكٌ مَقُولُهُ
 ہر وقت با وضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے اُمّی قرۃ العینین
 یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا زشتی
 نشہ سرقہ وغیرہ ایسے گناہ ہیں کہ سرچڑھکر پوچھتے ہیں اوج کے
 چھپ جانیکے خیال محال ہے چھپ کر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
 پانچ جو اس میں سے چار قوتیں یعنی باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ وذا
 لکھو دوسروں کے بابت خبر دیتے ہیں انے بعض بعض شرعی جرم بھی
 وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ

آنکہہ کا زنا نظر ہے۔ جو غیہ عورت پر پڑے۔ کان لگانا و سماع ناجائز
 و غیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان لگانا۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
 حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس نے اپنے گلے کے درمیان فی حیر یغیہ
 زبان کی حفاظت کر لی اوسے اپنا نصف دین بہال لیا جرْمہ صَغِيرٌ
 جرْمہ کَبِيرٌ۔ علی ہذا شامہ لگانا بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز
 طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
 البتہ قوت لامہ ایسی ہے کہ بسطرح دوسرے کی۔ خبر لگو پھونچاتی ہے
 ایسی طرح تمھاری خبر بھی دوسروں کو کر دیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
 گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل میں آتے ہیں گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
 تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا
 فقیر مفتاح العجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیات مستعما

دو مہینہ پانڈار و فانیہ کرے۔ پیر و مرشد کی خدمت میں عند الفرصت
 حاضر ہو کے تم اسکو انجام دینا ع اگر پیر نہ ہو سکتا ہو تو پیر تمام سند و الغیر
 نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہی
 مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا مگھونٹ ہوا پرستون کے گلے سے
 نہیں اترتا ہے۔ اس لئے کہ منہیات و ممنوعات پر سکا دل صریح ہوتا ہے
 خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر و نیوی میں مشغول ہو
 وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلہ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
 نہیں ہے تو بہ تو بہ یہ اعتقاد بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
 جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکلیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط
 ہو گئی۔ اور جا عذر باقی نہ رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
 ہیں کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اس عالم پر ہوگا جسکو علم

کچھ فائدہ نہیں بھونچا۔ آخر نیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 حدیثوں میں جملہ نصیحتیں موجود ہیں۔ اوں میں سے ہر نصیحت بنیظیر ہے
 اوسکے فوائد و تاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ ”خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
 اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کاموں اور لہو و لعب میں مصروف
 رہتا ہے“ اگر تمام عمر کی ایک ساعت فعل عبث و بیکاری میں گذر جا تو
 اوسپر حسرت و پشیمانی بیشمار لازم ہے۔ افسوس نہیں خوف
 الہی دل میں ڈالتا کہ نہیں قصد غدر خواہی دل میں ڈالنا کی طرح خطا
 میں گذری سب عمر ڈالوں یہ سپیدی ہے سیاہی دل میں ڈالنا اور حدیث
 میں ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
 بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہان و لون کے واسطے یہ نصیحت وافی و کافی متصور ہے۔ نظم
 بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین دنرات ڈنہلاتے ہو
 پہر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس سہیات ڈاب چاہئے خلق سکوا کے
 دیکھے۔ عبرت پکڑے ڈمنے کیا کیا یہاں تاشے دیکھے۔ کہو کروں تاشے
 منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 روبرو ذکر خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپ نے ”فرمایا کہ وہ تو
 آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا۔“ چنانچہ خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا
 رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسبہ ڈاکس کہ طلبگار بود چون خسبہ ڈ
 اے دیدہ گنہ میکنی و می خسی ڈچشمہ کہ درو خار بود چون خسبہ ڈحضرت
 جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا او

مزاج کا حال دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ بکارت
 نہ آئی۔ مگر وہ چند رکتیں کام آئیں جنہیں ہم رات کے وقت پڑتے تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ”فرمایا کہ رات کو بہت
 نہ سونا کہ بہت سونو والا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اڑھیکھا“
 نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ
 نَافِلَةً لَّكَ وَصَيَّامُ الْقِيَامِ مَن لَّكَاہِیۡہِ کہ حضرت لقمان علی نبینا و
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
 مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا۔ حیف ہے کہ مرغ تو بانگ مینا ہے
 اور تو پراسوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ آدھی
 رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُسد مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم غاش
 کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہوں اگر سچا ہوتا تو بہ قمری ہرگز مجھ سے سبقت نہ لجاتی قطعہ

رے شب بچمن بخواب غفلت بودم تا آنکہ سحر شد و گشتم بیدار پونا گاہ
 خروش سلطان سحری برفعت چو کبوش من سید از گلزار پونا بر غاستم و
 بخود ملامت کردم پونا صد حیف کہ من بخواب مرغان بیدار پونا و ان من
 مَشَى لَا يَسْجُدُ لَكَ وَلَكِنْ لَا يَقْنُوتُ بِسُجُودِهِمْ صبح صادق
 مرهم کا فور وار دو بغل پونا گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش پونا
 ہر کان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ پونا زور و شب تار و دعا سحری بود پونا
 منقول ہے کہ تلاوت قرآن کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔
 خدا تعالیٰ کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدھی رات کے بعد سے طلوع
 آفتاب تک یہ نہا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اُسے
 دوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی منفرت چاہنے والا
 کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہے اور خلق سبویٰ

اوس وقت یہ ندا خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ سیفان ثوری رحمۃ اللہ علیہ
 قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدین کا
 خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں بھونچا پتی ہے۔ اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
 کہ عرش کے نیچے کے عابد و خیردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھ کھڑے
 ہوتے ہیں اور نمازین پڑھتے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے پہر
 نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو
 پس اوٹھتے ہیں اور سحر تک پڑھتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
 ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
 بچھونچے سے اسطرح اوٹھتے ہیں جس طرح مردے قبروں سے نکل پڑتے ہیں
 رباعی شب خیز کہ عاشقان شب راز کنند کج گروں کو می دوست پر واز کنند
 ہر جا کہ درے بود شب بر بند کج الا در دوست را کہ شب باز کنند

ایغیر نریند و قچہ باطن کو سرمایہ اعمال اور نقد احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور
 یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کی سیکی دستگیری نہیں کرتا ہے۔ مثلاً
 اگر کوئی سپاہی ہتیار بند بکھل بیا بان میں بھونچے اسکے نزدیک وہاں
 تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ ہتیار موجود ہوں۔ دفعۃً آدم خوار شیر پلٹے
 آیا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بھاگ جائیگا
 تم کہو گے نہیں پس لاکھوں مسئلے علم کے تمھیں یاد ہونگے اور اسپر عمل کچھ
 بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل نظیر ثانی یہ کہ اگر کسی شخص کو
 صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آتش جو اسکو مفید
 ہے تو یہ اس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہو سکیگا
 جب تک اسکو نہ کہا گیا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
 اور بہت کتابوں کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

ایغیر نرجب تک اپنے کو اچھے کاموں سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناؤ گے
 تمہیں ہرگز رحم نہ کیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ جُودًا
 رَبِّهِ فَلْيُغْنِ عَنْهُ صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔ یعنی جو
 اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب
 کی بندگی میں کسی کو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے پہلا کلمہ تو حید
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہنا۔ دوسرا زکوٰۃ دینا
 چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچواں حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری
 حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے
 اور عمل کرنا ہاتھ پاؤں وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑھ کر روشن تر دلیل کو
 ہوگی اگر تمہیں یہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت میں جا ہیگا

نہ خدا کے فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجھا یہہ تو
 فقیر بھی کہتا ہے کہ بندہ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہشت میں جا بیگا
 مگر جب تک طاعت اور عبادت سے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کی رحمت کے
 لائق اور مستحق نہ بنائے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کا حقدار نہ ہوگا۔ یہہ فقیر کا تقویٰ
 نہیں بلکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَةً اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْحَسَنٰتِ
 یعنی بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیوں سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت
 بندہ پر نازل نہ ہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے
 ہی بندہ بہشت میں جا بیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ایمان مگر کہ بہشت
 سے داخل نہیں ہونگے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہو لیگا۔ جب بہشت ملے گی
 امی فرزند جب تک تم نخت نکرہ گے فردوسی اور نوکری نکرہ گے
 تنخواہ نہ پاؤ گے۔ عی عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب و کاہل

اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب؟ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے
 برسوں عبادت الہی شانہ کرتا رہا خدا تعالیٰ نے اسکے خلوص نیت کو
 مانگہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ کب تک تو
 یہ سعی بنیادہ کریگا آخر تیرا مقصد و رخ ہے اُسے جواب دیا کہ مجھ کو بندگی
 بغیر مفر نہیں خدائی اوسکے ہاتھ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی او
 اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرت احدیت میں عرض کیا کہ الہی
 تجھ کو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اسے فرستو وہ بندہ
 باوجود صفتِ لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہیں آتا ہے۔ ہم باوجود
 صفتِ کریمی کے کس طرح اُسکے گناہ نہ بخشینگے۔ تم تمام گواہ رہو میں نے
 اُسکو بخش دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی یہہ گناہ کرتا
 کہ بے محنت و برداشتِ مشقت جنتِ طیبی سودہ بولہوس ہے۔

ایمان جو سلامت بلب گور بریم پڑا حسنت برین جستی و چالاکلی ما پڑا اور جسے خیال
 کیا کہ بزور بازو بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت کھینچنے والا ہے ۔
 اگر نباشد بندگی و زندگی پڑا مردنت بہتر ازین بد زندگی پڑا رباعی دایم گناہ
 نفس را غیب بودہ پڑا قالب عاصی و روح تائب بودہ پڑا موکنت سفید
 رو سپیدیم نگر پڑا این پیری من صیاح کا فرب بودہ پڑا حضرت حسن ^{علیہ السلام} صبری
 فرماتے ہیں کہ آرزو سے بہشت بھی بے عمل ایک گناہ ہے منجملہ گناہوں
 کے ۔ پس یہ کہنا کہ خدا یتعالیٰ ہماری عبادت کا محتاج نہیں وہ غور سے
 کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل تو بہ نئی کند ز عصیان چہ کنم پڑا نیم
 تشنہ طفل نادان چہ کنم پڑا رغبت گویم اگر تو انصاف کنی پڑا نقصین
 نام شیطان چہ کنم پڑا رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من پڑا دین
 معانہ تو خوانی و نہ من پڑا بہت از پس پردہ گفتگوئے من تو پڑا چون پڑا

براقتہ تو مانی وہ من ڈا ایو غیر حقیقت کے معنی یہ نہیں کہ عمل نکرے
 بلکہ عمل کا لحاظ کرے۔ چشم اگر بڑیا شود ہر سو جمال یار بہت گوش
 اگر شوالہ و در ہر خان سرا بہت ڈ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی
 پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے نصیحت گوش کن جاننا
 کہ از جان و دست مروارند ڈ جو امان سعادتمند پند پیر دانا را ڈ حضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر
 غالب اگر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ
 آدمی ہے جو نفس مارہ کام دیتے اور خدا سے بختایش کی امید رکھتا ہے
 آنکھیں بکارتیں کہیں بھروسہ تیری ڈ دل وہ کیا دل ہے جہنم
 محبت تیری ڈ رباعی پاک از عدم آمیم دنیا پاک شدیم ڈ آسودہ آمیم
 و غمناک شدیم ڈ ہو ویم زاب دیدہ در آتش دل ڈ وادیم با و عمر و خاک شدیم

اے عزیز علم بے علم بچانگی ہے۔ مثل اندھے مشعلی کے جو علم کھوج لگنا ہوں
 سے نہیں بچتا ہے وہ فرداے قیامت آتش دوزخ سے کب بچا
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ
 وَمِنْ نَّفْسٍ لَا تَتَّعِبُ رِبَاعِیْ دِیَاجِہِ رَاقِیْہِ رَاقِیْہِ رَاقِیْہِ
 وَصَفَا رَضْوَانِ رَاقِیْہِ دوزخ بد راہبشت مرہبان راقِیْہِ جاناں ماراوجان مارا
 جاناں راقِیْہِ اے عزیز دل میں ہمت اور نفس میں شکستگی اور تن میں شرمردگی
 رکھنا چاہئے۔ یا رآمد و گفت خستہ میدان دولت پو دائم بامید بستیہ
 میدان دولت پو مارا بشکستان نظر یا باشد پو مارا خواہی شکستہ میدان دولت
 کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا و شناسا وغیرہ وہاں مقیم ہیں و مہم
 تمہارا انتظار کر رہے ہیں کہ کب تم اُنسے جا ملو گے۔ و مہم میگدند
 از نظر یا ران پو انیقدر دیدہ نہ اریم کہ در خود نگریم پو۔ چلو امیر جلو

تا کجا اقامت و ہرگز مسافرانِ عدم انتظار کرتے ہیں بڑے پرخوار و سوشیا
 بے توشہ بجانا ۵ کہو یہ فائدہ والوں سے ہم بھی آتے ہیں ڈچلے جا
 خدا را قدم اٹھائے ہوئے رباعی غافل غشین کہ خوش زمانے سے غیر
 ہر دم کہ برآید از تو جانے ست عزیز بڑے عمر ست کہ آمد ست خواہد رفت
 ضائع کنش میمانے ست عزیز میان طاعت و عبادت کے معنی تو
 سمجھو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیردی کا نام ہے امر
 نہی قول و فعل میں۔ سب میں پیردی آپ کی اور آپ کے افعال و احکام کی
 موافقت ضرور ہے۔ خلاف حکم آپ کے کوئی عبادت قبول نہیں گو بصورت
 عبادت ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایامِ تشریق کے روزے
 حرام ہیں۔ اُن دنوں جو روزہ رکھیں گے گنہگار ہو گا۔ حالانکہ روزہ
 بظاہر عبادت ہے اس طرح اوقاتِ مکروہ و مقاماتِ غضب میں نماز

پڑھنا گناہ ہے۔۔۔ خلافِ پیغمبر کسے رہ کرید پڑ کہ ہرگز غیبتِ خواہ
 اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے
 اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ عبادتِ فرمانِ بری
 آنحضرت کی ہے۔ نہ صرف نماز و روزہ اسلئے کہ نماز و روزہ جب ہی
 عبادت ہو گا جب بہ نیتِ فرمانِ برداری کریگا۔ اس واسطے چاہئے کہ
 اپنے اقوال و افعالِ شریعت کے موافق و مطابق رکھو۔ گفتنیکو
 یہ نیکوئی نہ چون کردن بودیو نام علوا بر زبان بردن چون خوردن بود
 ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوری کا
 باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپنے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کر دئے
 پس چاہئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی و اقوال صوفیانہ سے ملے نہیں جوسکتی ہے بلکہ یہ
 راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ۷۷ سہل شیریں کی صفہا
 بتکن کو شیریں بانہ کہ خود را بتکن کر برد آئی ز پندار وجود کو بر تو گرد و
 پر کار وجود پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیے
 شیر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیار سی سے بچ کر سے رباعی
 گیرم کہ نہ از صحن از برداری پو آئز چہ کنی کہ نفس کا فرداری پو سر از بین
 چہ می نہی بہر خدا پو آئز از بین نہ کہ در سرداری پو زبانی بے لگام او
 نفس مطلق العنان بد بختی کا نشان ہے جب تک نفس مارہ مغلوب نہوگا
 دل نور معرفت سے معمور نہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکیس بن جانا پو
 اگر پارے کو اے اکیس گر مارا تو کیا مارا پو نہنگ اژدہا و شیر مارا تو کیا مارا
 بڑے مودمی کو مارا نفس مارہ کو گر مارا پو ۷۸ سیر میر کس تا کمال و بود پو تر

ہر کس حسب حال و بود و کس سالکان راہ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
 خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا۔ اس طرح پر کہ پہر گناہ کچے
 نہجائے۔ دنیا خواہ بے ست کش عدم تعبیر است و حسید اجل است کہ جوان پیرا
 ہم روزین پرست ہم زیر زمین و این صغہ خاک ہر دور و تصویر است و تیسرے
 حقدار کا حق ادا کرنا اور سب کو راضی رکھنا تا حق کسی کا اور سپر باقی نہ رہے۔ با خلق خدا
 سخن شیرینی کن و اطہار نیاز و عجز و مسکینی کن و تباہ بر سر دیدہ جا و ہندت موم و
 چہن دم دیدہ ترک خود بینی کن و جو تھے علم شریعت بقدر حلال و حرام سکھنا۔ باقی علم
 صرف اس قدر سکھیں جس میں نجات متصور ہو علم کلام اور علم مناظرہ اور نظم و نثر و
 صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سولے
 تضحیہ اوقات کے۔ گھر بہت ترانیاں وصول مابری و بربادہ شرع بادیت
 یاد ارتی و خواہی کہ بہت بخلوت خاص افتد و زیر تبارع عام پابرون نگذاری

اے فرزندِ مگو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہوں تم بھی
 فقیر کو باوصفِ خصوصیت کہ تمہارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو
 یاری مخلوقِ نایدیچ کا رکھو سعی کن دریا ری پروردگارِ آں دامنِ چین سا یا ہلکے بود
 دامنِ ما در پناہت کے بود پوچشمِ مروت دوسروں سے بند کرو زمانہ نے نینچیں
 کھول کر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید و فاکسی سے نہ کھو آں بہ کہ درین نہا
 گم گیری دوست پو با اہل زمانہ صحبت از دور کوست پو آنکس کہ بجنگی ترا کیہ ہست
 چون چشمِ خود باز کنی دشمنت دوست پو اے دلِ ز زمانہ رسمِ احسانِ مطلب پو
 در گردش دورانِ سرو سامانِ مطلب پو در مانِ طلبی در و تو افروں گرد و پو باد و
 بسا ز ویچ در مانِ مطلب پو اسبابِ جہانِ جملہ چون نقشِ ست در آب پو آب
 نہ آب بلکہ موبِ جے ز سراب پو آن موجِ سراب ہم خیالے در خواب پو آن خواب
 چہ خوابِ خوابِ ستانِ شراب پو میانِ تمنے امتحانِ دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری
 غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہم عمر میں متصور
 توحیف صد حیف تم پر باغی مولوی گشتی و آگہ نیستی کو خود کجا دار کجا کبستی
 از خود آگہ چون نہی اے بے شعور کو پس نباید بر چنین علت غرور کو اگر تمھارا
 مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مر جاد صد آفرین باغی
 دنیا مطلب مخفت میدانند کو عقبی مطلب مونثت میخوانند کو مولا طلب بر
 مولا بیانش کو کاین سخت رہست و سالکش مروانند کو نقل ہے کہ ایک وقت
 حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھنڈا پانی بیٹھے کو لائے آپ پیالہ ہاتھ میں
 لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو
 فرمایا کہ مجھے دوزخی گھٹکاروں کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہنگیے کہ
 تھنڈا پانی میں پورا باغی گرا زپے شہوت و ہوا خواہی رفت کو از من خبر کے

بے نوا خواہی رفت و بنگر چہ کسی از کجا آمدہ بمیدان کہ چہ میکنی کجا
 خواہی رفت و چہ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن و قطرہ
 اشک از بر آن غسل دل کافی بود و کتب سابقہ میں لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
 جب سے اٹھتا ہے تالاب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہیں کہ اے
 بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
 طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کی
 حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہر ہے
 یہ آوازین نہیں سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بُصَائِرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ مِّنَ الْبَصَرِ فَلْيَنْفِسُوا
 وَمِنْ عَمَلِيْ فَعَلَيْهَا وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ رَّبَاعِيْ کہ و نخت کن نالے
 از رہ دور بجا ک آمدہ و پرورش یافتی از خون جیغ و از رہ بولد و بار آمدہ
 پس دشمن آدمی ہر روز گناہوں سے توبہ کر کے سوتا ہے اور غنیمت کو

برابری کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہیں۔
 حدیث شریف میں ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو
 حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو پیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے
 رباعی امروز ترا دست رس فردانیت کو ضائع مکن ایندم اردلت شیدا^{نیت}
 و اندیشہ فردات بجز سودانیت کو کین باقی عمر را بہا پیدا نیست کو اگر تھارا
 طائر روح خطوط انسانی سے بے تعلق ہے۔ توجب آوازِ نقارہ کوچ گئے
 فوراً اڑ کر عرشِ معلیٰ پر جا بیٹھے گا جس طرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن
 معاذ صحابی کی وفات سے عرشِ رحمن کا ہل گیا تھا معاذ اللہ اگر روح خطوط
 انسانی میں مبتلا ہو کر مولشی اور چارپایوں میں سے ہے جن کے حق میں
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ مثل چوپایوں کے بلکہ ان سے بھی گمراہ ہیں
 تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گزند عوی ہستی بہتان است این کژ و شکوہ نیستی ست کفران است این کژ
 اے حضرت انسان تحیر انجام دے خود را شناختی چہ عرفان است این کژ
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۝ پاک کن جامہ ہستی کہ شود او پیدا
 ناگریبان ندر و گل نہ کنی پیدائے حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
 شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھوں نے تینتیس سال مرشد کی خدمت میں
 رہ کر آٹھ فوائد حاصل اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہیں
 وہی ہندو۔ (۱) کار خیر جو قبر میں مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلاء
 نفس مجاہدات اس قدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا
 (۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقر کو دیکر خدا کے پاس
 جمع کر دیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیز گاری اختیار کی کیونکہ
 خدا تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضا مند ہو گئے (۶) سو شیطان اور اس کے تابعین کے
 اور کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بہرہ و سہ کر کے تسلیم
 لوالکائی تلاش رزق حرام و شبہات میں نہ پڑے (۸) دنیا میں کسی خیر پر
 اعتماد نہ کیا۔ وَكَلَّمْنَا بَالِلَهٍ وَكِيلًا رَبَّاعِي بَت مِثْلُنِي كَمِثْلِهِ دِينَ
 سے مٹی لگنی کہ اب فسق و کین ست و خور و اشکن کہ بت شکستن سہل است و
 دنیا بگلن کہ مٹی فکندن این است و آدمی نور العینین باغ و بہار غریزی مطبوعہ
 ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۵ ہجری میں مرید کے ادب اور بعض حقائق کے نکات
 ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہیں کہ ہر سال کئی
 ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے
 اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اور نیکے قائم کرے خدا کی را
 چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبروں کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتا دیں اور جب
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے مائون کو
 اپنی جگہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہیں ۵ ہر کرا دیم
 دین عبرت سرائو ہر مردن زندگانی مسکنہ و اسلئے سالک کو خواہی نہ خواہی
 پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہ ہیں کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
 قابل پیری کے نہیں ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جس میں شانیاں
 مفصلہ ذیل موعن۔ اور نشانیوں کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہیں تاکہ
 ہر شخص دعوے پیری نہ کرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نہ رکھتا ہو اور
 بیعت شخص بنیا کی کر چکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کھانا
 کم سونا۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور کثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
 اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
 صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجلاؤا محمدی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو اور کبر و غرور بخل و حسد کینہ و حرص و طول
 امل و طیش و جلدی وغیرہ باخلاق سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا
 و معترف ہو اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہ ہو یہ
 بعض نشانیاں پران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
 تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے۔ سفر عراق میں ثابت ہو گیا کہ قرہ
 باصرہ فتوت مردم دیدہ مروت ہمارے شیخ پیر جوان میں ان تمام صفاتِ حمیدہ
 و اخلاق پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے و کفی باللہ
 شہیداً بسبب کو باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم دُوزبان اُن کے بیان سے عاجز رہے
 سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ سو اگر حال مدعیانِ زمانہ حال کھیل
 تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے محدثین صرف
 پیر زادگی خاندانی کو ذریعہ معاش قرار دیکر بہت غریب و انوکھے دام میں
 لائے ہیں خدا انھیں ہدایت دے یا غی ہمارے کہ روزگار شور انگیز است
 امین فشنین کہ تیغ دوران تیز است و در کام تو گر زمانہ نوز سہ نہد و ز نہا
 فرو میر کہ زہر آمیز است و صیاد فلک نہادہ داسے بردوش بوزیر
 شکار ناکسان پیوش و اسے و آب برین شور و دانی ما و او در پئے ما و ما
 بنجواب خرگوش و ایضاً نیز تصوف و و چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
 خدا سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
 معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکی کرے اور برودباری سے پیش آئے تو

خوش ہونا۔۔۔ سرمد گداختصار می باید کرد و یک کار ازین دو کاری باید کرد
یا تن بجا دست می باید داد و با قطع نظر زیاری می باید کرد و ایغیر نیز توکل کی
حقیقت یہ ہے کہ خدا کے وعدوں کو پکا اور مضبوط سمجھنا۔ باقی کیفیت
تقدیر کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ ایغیر نیز اخلاق کی حقیقت یہ ہے
کہ تمھارے جملہ کام محض خدا ہی کی واسطے ہوں۔ اور جس کام کو کروا میں تمھارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہ ہو اور یہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف
اس کام میں کریں اور خلق کی ملامت سے آزرده بھی ہونا چاہئے خلق کو
خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل سچا بن چہروں کے سمجھنا جیسے تہ کنکر
زمین وغیرہ کسی رنج و راحت نہیں دے سکتے ہیں۔ اسی طرح تمام مخلوق کی
ہرگز مجال نہیں ہے کہ بے حکم خدا تعالیٰ رنج و راحت پھونچا سکیں جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھو گے تو خالق کا خیال کہاں باقی رہا

۵ ہرگز نہ سے رسدِ خلق پہنچ ڈک نہ راحت رسدِ خلق نہ رنج و نقل ہے
 شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ میں ایک مشہور پہاڑ
 مقابلہ ہوا صحابہ کرام نے راج تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جام شہادت
 نوش فرمائیں گے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
 ذوالفقار کے جان کاہ ضرب و صدر سے سخت تر مجروح و نیم جان ہو کر گھوڑے
 سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینہ پر کینہ مخالف پر سوار ہو کر ہتھیار
 سوار و سکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ جس حرکت نہیں کر سکتا تھا
 طیش میں آکر چہرہ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے
 اور سکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپ نے باوجود قاپو پائیکے موقع کو ہاتھ سے
 کیوں دیا اپنی خواہش پوری کیوں نہیں کی آپ نے جواب دیا کہ میں نے تجھ سے
 لوجہ اللہ تعالیٰ جنگ جہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھ کو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے فحش کروں تو بعض للہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے مسئلہ
 باز آیا۔ رباعی یا پرسروہم و رنج دنیا بردار یا بردوش یقین با غم عقبی ارباب
 برداشتن بار ضرور افتادہ است و این را بردار خواہ آن را بردار الغیر
 تا امکان مناظرہ بحث کسی سے نہ کرنا اسمین بیانات ہیں۔ اور نفع نقصان
 زیادہ ہے تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی بیا کلمہ
 وحسد و کبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے
 اور طرف ثانی کے واقع ہوا اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو اُس پر
 بحث کرنا جائز ہے اور اس نسبتِ خالص کی و نشانیاں میں اول یہ کہ
 برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ
 بحث کرنا تنہائی اور گوشہ میں پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
 اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہیں مانتا ہے تو اس سے

جنت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہ ہو

۵ اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا پڑ کر معاند لڑے تو چپ رہنا پڑ اپنا شیوہ

نہیں ہے جنگ و جدل پڑ کس و ناکس سے کرنا رو و بیل پڑ صلح کی حق نے دی ہے

خو مجھ کو پڑ مر جبا کہتے ہیں عدو مجھ کو پڑ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا

کرتا ہے حسین صحت کی امید رکھتا ہے۔ ۵ رفتم بطیب و گفتم از درد

ہناں پڑ گفتم از غیر دوست بر بندہ زبان پڑ گفتم کہ غذا گفتم ہمیں خون جگر پڑ

گفتم پر نہیر گفتم از ہر دو جہان اور جہان جاتا ہے کہ مرض غالب ہے

اور دوا کار گر نہ ہوگی تو استاد ہی طبیب کی یہی ہے کہ وہاں ہر گز رہا تھنے والے

اور دوا کرے۔ ۵ دی گفتم بطیب از ہر حسرت چو مرادید پڑ سہیات

کہ درد تو ز قانوں شفا رفت پڑ اس طرح جہل کی بیماری لا دوا ہے۔

فرض کرو کسی کا سوال اور اعتراض سبب حسد اور رشک کہ ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
 اسکا غصہ بڑھتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
 جواب میں مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہئے۔ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
 کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہو سکتی ہے
 مگر حسد کی دشمنی نہیں جاسکتی ہے پس تم بری بی مناسب ہے کہ اوسکو اس
 بیماری میں چھوڑ دو اور درگزر کرو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَأَعْرِضْ عَنْ
 مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَبُدَّ يَدُكَ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا یعنی منہ پھیر لو اے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
 صرف زندگانی دینا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
 اپنی غم میں کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حاسد
 کی نیکیوں کو حسد اس طرح کہتا ہے جس طرح لکڑی کو آگ غمناک بناید جو

از طعن جسود اے دل ڈشاید کہ چو وادینی خیر تو دیرین بانشد و قنوی بان مان
 ترکِ حس کن از میان ژور نہ ایلے شوی اندر جهان ڈچوب ہم بودا برادر
 آن ستون ڈکر فراق مصطفیٰ ^{لہذا} بگرست خون ڈاے تو انسان چوب از تو
 بہتر است و کینہ ہا در سینہ تو مضمر است و کینہ و بغض و حسد ایمان تست
 و رکتا کشہا حسرت جان تست و اے منافق زین ہمہ دلغ نفاق بخر و خبر
 از بہار اتفاق ڈجو تا دانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہیں جیسا حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہیں
 جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہوں۔ اور یہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند
 تحصیلِ علم میں مصروف رہا۔ اور منور علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی
 اور بیایگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنہوں نے ساری عمر علوم
 شریفہ کی تحصیل میں صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اس قدر بھی نہیں ^{جانتا}

کہ یہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہ بات خود اسکی حیالت اور
 نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگوں اور عالموں کی بات نہیں سمجھتا
 اور اس نا فہمی کو بھی اپنے قصور فہم کا باعث نہیں جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن
 اور غبی ہے۔ اسکا ذہن دریافت حقائق جو اسے قاصر ہے۔ تو اس کے
 جواب سے درگزر کرو۔ آئیں کہ نماند و بداند کہ بداند بزرگ چل کر کب
 ابدال دہر بماند؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم گروہ انبیاء
 اس لئے مامور ہوئے ہیں کہ سب آدمیوں سے موافق اور کلمی سمجھ اور عقل کے
 بات کریں۔ جو بات انکی طاقت فہم سے باہر ہے نہیں کہتے ہیں۔ ان جو
 پوچھنے والا عقلمند اور سمجھ بوج والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا
 میں گرفتار نہ ہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور
 وتشنیع کے نہ ہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے۔ غافل مشو و دید

دل کو رکھیں، کاشانہ انتباہ بے نور مکن، یوحیٰ و ہنرِ خویش ہمہ وقت بہین،
 آئینہ زمیں، روئے خود و در مکن، یٰ اٰلِیٰغٰزِیہ و عطا و نصیحت سے بھی پرہیز کرو
 مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی ادا سپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے ادا سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے
 اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اور وں کو نصیحت کرو۔ ورنہ
 مجھ سے شرم کرنا تنہویٰ چشم کشاؤنگرا حوالِ خویش، خواب گراں اجل آمد
 ہمیشہ روز و رات تو در فکر طعام و شراب، شب ہمہ در خواب روی چہن و شب
 ایکہ پنجابی و جرس می زند، چشم کشا ہمہ میان می روند، قافلہ رفت و تو
 پنجابی ہنوز بخود می مست شرابی ہنوز بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی،
 قافلہ چون رفت تو گم رہ شدی، نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو
 مسکین اگر لوگوں کے سامنے اتنا گفتگو میں قہقہہ مار کر نہیسا۔

حجت زندہ دلی دیدہ گریان باشند پُشاہِ مُردگی دل لبِ خندان باشند جو
 ایک بزرگ نے جو کہ وہاں رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیکِ ملاکر
 آخرت کی حقیقت۔ اور سفرِ آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا
 اور پوچھا کہ قبضہ ملک الموت و سوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین ہو گیا
 جوان مذکور نے کہا نہیں اور قیامت کی مہیت۔ اور قیامِ خدا کے
 روبرو محاسبہ اور راز و اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی
 چٹھی کو مل چکی ہے جوان نے کہا نہیں پہرِ پل صراط پر گزرنے اور آتشِ دوزخ
 وغیرہ مولناک مقامات کی۔ بخونی کے اطمینان کی تھی لی ہے جوان نے
 کہا نہیں بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہیں دنیا سے
 باایمان اٹھنے کا یقین تو ہے نہیں پہرِ تجھ کو منہی کس طرح آتی ہے تجھ سے
 خوبصورت خندان دُور دوزخ میں کیسے جلیگا مجھ کو افسوس ہو تا ہی اُنکی

پُر اثر تقریر اسکو تیر بہت ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا
 ۵ ہر دم ہاشی زریں بردن راضی ۽ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ۽
 خواہی کہ شود خاتمہ بالآخر ترا ۽ وقت مردن شوی ز مردن راضی ۽ نور العینین
 اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے ۵
 علم نہ بود غیر علم عاشقی ۽ باقی تلبیس ابلیس شقی ۽ دل کہ خالی شد از عشق آن نگار
 سنگ استجائے شیطان نش تار ۽ گر بغیر علم عشق از دل نہی ۽ سنگ استنجا
 بشیطان میدہی ۽ علم وین فقہ است و تفسیر حدیث ۽ گر بخوانی غیر ازین
 گردی خبیث مثلاً جب تکو معلوم ہو کہ تمہاری زندگی میں صرف ایک فقہ
 باقی رہا ہے تو علم صرف و نحو و طب قانون انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے
 کیونکہ یہ چیزیں تمہاری فریاد کے وقت کام نہ آئیں گی بلکہ مراقبہ دل
 اور اپنی صفات کی درستی میں آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتوں سے خالی کرو گے اور خدا کی محبت کو دل میں گلجہ دو گے اور عبادت
 میں اپنا وقت تمام صرف کرو گے ۛ اللہ اللہ ہر کہ گو یہ صبح و شام و
 آتش و فرخ بود برو حرام و ہر لحظہ ناسعی پاسِ نفاس و اسرارِ نفختہ فیہ
 ہر دم بشناس و ترا یک پس در ہر دو عالم و زرجانت بر نیاید خبر خدا دم
 مثلاً اگر تلو لوگ خبر دیں کہ آئندہ ہفتہ تک پادشاہ تمھاری ملاقات کو
 آئیگا تو تم یقیناً اس ہفتہ میں اس امر کا اہتمام ضرور کرو گے کہ جس خیر یا ^{شاہ}
 کی نظر پڑے او کو صاف و پاکیزہ کروں جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو
 سہمی عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ
 بیشک تمھارے اعمال اور صورتوں کو خدا تعالیٰ نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمھارے
 دل و نیتوں کو دیکھتا ہے ۛ پر سید کے منزل آن مہر گسل و گفتم کہ دل
 من است اور منزل بگفتا کہ دلت کجاست گفتم برا و بڑ پر سید کہ او کجاست

گفتیم در دل نہیں احوال دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرض ^{عین}
 ہے باقی علوم فرض کفایہ میں ۵ جام جہان نما دل انسان کامل است
 سراج حق نا بحقیقت میں دل است و دل مخزن خزان سرالہی است و مقصود
 ہر دو کون ز دل جو کہ حاصل است و آگاہ رہو کہ صاحب معدن نبوت کے
 ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ چھو
 بلکہ حیات جاودانی کا سامان اسی نیاے ناپائیدار سے فراہم کرلو ۵
 سرشتہ دولت ابرار رکبت آری وین عمر گرا نایہ غفلت گذار و دائمیہ جا
 باہمہ کس دہمہ کار و میدار نعتہ چشم دل جانب یار و عزیز القدر ہر دم
 منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے خدا کرے ہر مردم کے ساتھ
 و تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جا رہا ہے نفس نفس مکن بے بواہوس موہن ^س
 مشو چومغ اقصیٰ قفس بے بغیر یاد خدا ہر نفس کہ مگنہ روک نڈائے مسترا

بہ نفس بنفس پڑ سالک کو راہ سلوک طے کر نیکی لئے اگر عمر نوج بھی ہو تو
 کافی نہیں ہند پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرید کامل
 ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیہ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ میں رنگ
 لیتا ہے جس طرح ڈکوری کٹیرے کو اپنے مانند بنا لیتی ہے اور عشق حقیقی
 کی آگ اس کے قلب میں روشن کر دیتا ہے وہیں سے سرمد غم عشق بوالہوس
 راند ہند پڑ سوز دل پروانہ مگس راند ہند پڑ تیس سالک اپنے اکسا ب اشغال
 و ریاضات و مراقبات سے اس آگ کو بجھڑکاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر
 پروانہ کی طرح جل کر خود شمع بجاتا ہے تانیت نگردی رہ ہست نہ ہست
 وین مرتبہ باہمت لپست نہ ہند پڑ چون شمع قرار سو ختن تانہ ہی پڑ شستہ
 روشنی بدست نہ ہند پڑ یعلم اللہ و قدم بہت بیرون ازد و نیست پڑ
 یک قدم برخود نہ و دیگر قدم در کوسے دوست پڑ آنا فنا یہ راہ طے کیو

ہو جاتی ہے۔ منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے عکار کہ خبر شد خبرش بازینہ
 این مدرست جا آواز پڑ از سینہ بسینہ میرد راز و جبکہ لکڑی جلکے شعلہ بی ہے
 اُسکو آگ کہنیکے پہر لکڑی کا اطلاق او سپر عاید نہوسکیگا نظم مرے کے بعد
 نور روح مردم پڑ بریر نور حق ہو جائیوں گم ہو کہ جیسے دن میں یہ نہج و نوا^{قب}
 شعلہ شمس سے ہوتے ہیں غائب پڑ یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی پڑ اگرچہ
 زندگی میں ہے وہ نقلی مَوْتُوْ اَقْبَلْ اَنْ قَوْتُوْ شَعْرِ قَوْمے گوید کہ با خدا
 پیوستیم پڑ قَوْمے گوید کہ از خود یہاں ستم پڑ ہر کس خبرے دہ از خود مینیش
 اغنی غرض انیت کہ ما ہم ستم پڑ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَفَحْنِ اقْرَبُ الْبَرِّ
 حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہیں پھر کسکو اُسکی معیت میں
 کلام ہے لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا
 دائرہ شعلہ کے ساتھ دیکھو اگر خود بتی کو سلگا کے پھراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجود حلقہ ہے
 ۵ ہمہ ادا ہام ثمت این صورتِ غیرِ ثکہ نقطہ دائرہ است از سرعتِ سیر
 نقطہ آتش کو جلدی سے پھرائیں تو دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے اور حقیقت
 میں یہاں ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہیں ہے اسی طرح نقطہ وحدت
 ہے کہ بسبب سرعتِ تجدید و تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرہ موجودات کی صورت
 میں ظاہر ہوا ہے ۵ این نقطہ زگر و شیکہ دارد و بر صورتِ دائرہ برآید
 لکن گنڈ ز خیال و ہم بگر و تا دائرہ نقطہ نماید تو یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق
 کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے
 صوفیہ فرماتے ہیں اَلْعَالَمُ کُلُّهُ اَعْرَاضٌ مَجْمُوعَةٌ فِی عَیْنٍ وَاحِدَةٍ۔ بلکہ خود
 کو عدم اور اسی کو موجود سمجھنے میں تقرب الہی تعالیٰ شانہ ٹرہتا جاتا ہے ۵
 ہے خدا موجود باقی سب عدم ثرفی الحقیقت ہے سوائے اللہ نے سو ہم

ع نگه سربسته چه گوئی خوش و آن فی ذلک لک کرمی لمن کان له قلب
 بدرسته که درین مذکور پند است اهل دل عزل روز با فکر من است
 این همه شب با خنم که چه غافل از احوال دل خویشتم و از کجا آمده ام منم
 بهر چه بود و کجا میروم آخر نه نماید و طعم و نه بخود آدم ایچانه بخود بازوم
 هر که آورد مرا باز برد و در طعم و ماند ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا
 یا چه بوده است مراد و س ازین ساختنم و بشکنم قالب تن یا تو مرا کنی
 من نیم مرغ و مرغ طوطی شکسته شکستم و وقت آنست که پرواز کنم تا بروم
 بهو اسیر کوش پروا بای بر خنم و مرغ باغ ملکوتیم نیم از عالم خاک و چند روز
 قفس ساخته اندر بدنم و یارب این کسیت که از پرده برون نمی گردی یا چه شخصیت
 سخن می نهید اندر دهنم و شمس تبریز اگر رو بماند نامی و رب الله این قاف
 افسرده هم بر شکستم و دلم دیده هر دو خانه تو و سر من خاک آستانه تو

لے ماہ عالم سوز من و شمع شب افروز من تو دے پیکر دل دوز من از من
 چرا بخیدہ تو خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم تو جاسے تو در چشمان کنم
 از من چرا بخیدہ تو بخیدہ از من خواجه دیدہ تو داکم گنہ بخشیدہ
 از من چرا بخیدہ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کینان گفت تو فراق یار نہ
 آن مکن کہ تبوان گفت تو صبح کسے مکن بکن وصف جمال یار من تو دل کبے
 بدہ در غم آن نگار من تو ساغر مے مخور بخور خون جگر عشق او تو رو کپری
 مبین بین چہ گل غدار من تو زلف سیمکش بکش پردہ و چہرہ و انما تو
 پیش کسے میا بیا در دل بقیرار من تو حرف بد گیران منہ گوشت نہ بقول من
 جان کسی بر سر بخسرو دل نگار من تو ایضیر اثر اکثر الوہوس ما وصف مقتدر
 کہے حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
 ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَا اَنْ مَلَكْتُ
 الْاَفْلَاكَ کے یعنی اگر نہ تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں کو
 گویا کعبہ کی پیدائش اچھی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بصد حضور
 خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ
 شَفَاعَتِي مَنْ زَارَ نِي بَعْدَ مَمَاتِي فَمَا زَارَ نِي فِي حَيَاتِي - صَلَوَةُ
 فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَوَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنَّ هَذَا حَدِيثُ كَسَنِي سے دل میں دلولہ پیدا ہوتا اور دل
 قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارتِ روضہ مقدس نصیب کیے
 اور ان وعدوں کا مستحق بنائے آمین ۔ اگر مے نخوری طہنہ فرمے تھان
 گردست دہد تو بہ کفم یزدان را تو فخر بین کنی کہ مے نخورم ؛ صد کار کنی
 کہ مے غلام ست آن را ؛ جبکہ توفیق ایزدی مدد و مہدی تم حج کو جاؤ گے

عرفات۔ و مقام ابراہیم۔ و چاہ زمزم۔ و حفرة و حطیم۔ و میزابِ رحمت کے
 نیچے حجر اسود کے روبرو کھڑے ہو کر اور خانہ کعبہ کے اندر جا کر بابِ
 بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر۔ فقیر حقیر کیلئے دعائے مغفرت کرنا
 کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکتبہ مدینہ چون کمر دم
 رفتم بوداع قبلہ انس و ملک و از رکن و مقام و حجر و زمزم کیلیک و آواز اکبر
 لیتنی کنت معک۔ مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
 خیر اب تو ریل آ رہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ۵ در پانچ و بلا قدم ہاتھ
 نہ زنی و آئین رضا و صبر برہم نہ زنی و روشن ز تو بزم بندگی چون شمع آ
 ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی و دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ دار و ب
 و جاگیر داروں کو خلاف شانِ تالیف کا اٹھانا پڑتا ہے اُن تک نہیں کہتے
 حدیث حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِ وَ حَقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
 پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے
 داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ
 منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل ہے کیونکہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے۔ دلم و عشق او
 آوارہ شد۔ آوارہ تر باداؤ تم از بے ملی بچارہ شد۔ بچارہ تر باداؤ بعدہ قصد
 زیارت میفت کرنا۔ روضہ مبارک کے طرف رخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
 اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہیں ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
 سلام کرنیوالی کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ آمد نماز شام نیامد نگار من
 لے دیدہ پاس دار کہ خواہم حرام شد یا اور نہایت ادب و دست بستہ سلام
 یا بنی اللہ السلام علیک یا ائما الفؤاد الفلاح لذلک یا سلام

آدم جواجم دہ پڑ مرھے بر دل خراجم نہ پڑ بس لوح جاہ و احترام مرا پڑ یک علیک
 از تو صد سلام مرا پڑ زاری من شنو تکلم کن پڑ گریہ من نگر تبسم کن پڑ لب بچنبیان
 پڑ شفاعت من پڑ منکر در گناہ و طاعت من پڑ یا محمد بہ من بے سرو سامان
 قبلہ دین و کعبہ ایمان مدد پڑ لیس لی عیونک یا سید کئی مدنی پڑ سویم افکن نظر
 بر من حیران پڑ یا نبی شتی امت بکف ہمت تست پڑ اندرین و رط غم صدم
 طوفان مدد پڑ عاصیم پڑ گنہ ام سخت غریب زارم پڑ رحم فرما بغیر بی غیبان
 مالکہ ایم تو سلطان و عالم شدہ پڑ شاد شایان مددے شاہ گدایان مددے
 از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ پڑ مظہر نور خدا مرشد پا کان مدد پڑ بار عصیان
 بسر آوردہ خضامی بدرت پڑ یا رسول عربی شافع عصیان مدد پڑ اور اس کسین
 امت دنیا خیر محض کے جانب سے بھی آستان بوسی سلام بصد شوق و
 ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ماہ رسول کن این

وعار قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خرفیق
 شفیق اور ساتھ دفن ہیں۔ فردا قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔
 مثل اہلبیت مطہرات ان صحابہ کرام کی مکرم و محبت پیروی بھی ہمیں دینا
 پھر وہاں کہڑے رکھ کر جہنم اور جہنم مانگنا ہو۔ عا مانگو۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا رُفْقٰی
 شَہَادَۃً فِی سَبِیْلِکَ وَ جَعَلْ مَوْتِی بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔ پھر وہاں سے
 جنت البقیع کو جاؤ۔ اہلبیت ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
 قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو۔ بیت المقدس و شام کی زیارت
 سے بھی سفید و سفید ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا و شواہد الکریمین
 شامل حال ہو جاؤ۔ یہ سب ضرورہ کی اقامت اختیار کر لو۔ تازہ نگلی ادب و
 خشوع ملحوظ رکھو۔ ہزار ہا آدمی ایسی تمنائیں زیر زمین ہو گئے ہیں خدا تم کو

کامیاب کرے۔۔۔ فراقِ باریانِ کیت اندک نیست و میانِ چشمِ اگر نیم موت
 بسیار نیست۔۔۔ دلم را سوخت داغ شعله تاب آہستہ آہستہ بکند صید ترا
 آتش کباب آہستہ آہستہ و امام مالک حمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے
 فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزین ہو گئے۔ لوگوں نے پھر حج کو جانکی غیب
 وی تو فرماتے تھے کہ راستہ میں شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جا
 اسلئے دوبارہ حج کو نہیں گئے جنت البقیع ہی میں دفن ہوئے۔ یا محمد ترا
 در چھوڑ کہاں جا غریب و بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری۔۔۔
 عطر را بر تن من بربدل مال بخر عطریہ بود نام پاک ذوالجلال و العزیز نرست
 یہ خیال فقیر کے دل میں گذرا کہ کلام مجید میں کہیں یہ مرقوم نہیں کہ خدا تعالیٰ
 نماز پر چھاپے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے تم لوگ بھی
 ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب میں صاف یہ موجود

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اس کے فرشتگان درود بھیجتے ہیں نبی پر اے مسلمانو درود

بھیجو تم اوپر اُنکے اور سلام پس درود شریف کی شان آئیہ کرمیہ سے مثل روزِ روشن

روشن تر ہے۔ بآسی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدایتعالیٰ خود بھی درود پڑھتا ہے جس طرح اُسکے

اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تم کو بھی درود شریف پڑھنے کا

تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ

ضعیف عقیدہ والوں کے نزدیک تمام عمر میں ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے

ولیکن ہمارے مشرب میں تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا نا کافی ہے جس قدر پڑھتے

تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کس قدر درود پڑھوں

فرمایا جس قدر تو چاہے آخر میں انھوں نے عرض کیا تمام اوقات میں پُرو
 ہی میں متفرق کر دیتا ہوں فرمایا اِذَا يَكْفِي هَمَّكَ وَيُكَفِّرُ نَبَاتُ
 یعنی اب سب تیرے غم دور کرے گا اور گناہوں کو مٹا دے گا حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مقبول نہیں ہوتی جب تک تو اپنے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا
 مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھ پر بھیجے اس کے معاوضہ میں دس مرتبہ خدا تعالیٰ
 اُس پر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اَوَّلُ الْفَكْرِ وَالْآخِرُ الْعَمَلِ
 ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کر وہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِيِّ
 الْاُمِّيِّ وَالْاُمِّيِّ بکثرت درود شریف وہی شخص پڑے گا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا اَلْتَّوَكُّلُ يَعْنِي شَيْئًا

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے فکر اور سکاہت کرتا ہے فرماتے ہیں کہ ۱
 گمراہ یعنی وہ بامنی نذر مٹی و گرنذر مٹی و بے معنی و بے معنی جو جب تک آپ سے
 کامل محبت نہ ہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپ کی مسجد میں ایک نماز پڑھے تو
 پھر نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت
 رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ۲ ہر مرض کی دوا و درود شریف و دافع ہر بلا
 و درود شریف و آپ کی شان خدا تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے ۳ کیا کوئی
 حق کے سوا انکی حقیقت جانے و معرفت رکھتے ہیں جبریل امین تھوڑی سی
 ۴ گفتہ روم بخواب کہ بنیم جبال دست و بد عہدی زمانہ انام نم نمی بد
 ۵ محمد سے صفت پوچھو خدا کی و خدا سے پوچھو لو شان محمد و محمد سے رو خدا
 ہے کوئی رفراسکی کیا جانے و شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
 سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ۴
 لکھ دینا کمالِ غلبہ ہے اور نازیبا لعنت ہے اوس بیخبت پر جو نام پاک
 محمد کو چھ لکھتا ہے ایگزیر نصابِ شنائی و چیر آثار نیک بختی میں
 رب جلیل و قنات بلیل و چیر ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
 جہان میں نہیں دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول و چیر سے خلل پاشا
 ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت عطا سے رغبت فقر کی صحبت باشت
 سعادت ہے خلقِ ملیح و زبانِ فصیح نعمت ہے و چیر بد بختی کی نشانی میں
 بزرگوں کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا و چیر دلیلِ احمق میں
 عورتوں کی بات سننا سطون سے توقع رکھنا و چیر باعثِ روشنی دل میں
 ذکرِ خدا و کلامِ انبیاء و چیر بہتر میں ماننا نصیحت بزرگوں کی اور قبول کرنا
 عذرِ خطا کا روک کر و چیر انسان کیلئے لازم میں طلبِ خوشنودی و الجلال

سعی معاشِ حلال ^{۱۲} و دو چیز علامت ایمان ہیں بلا پر صبر و لغا پر شکر ^{۱۳} دو چیز غنیمتِ جانو
 جوانی بوڑھا پیسے کے آگے صحت بیماری کے پہلے ^{۱۴} دو چیز دل کو اندھا
 بناتی ہیں زیادہ باتیں کرنا اور بہت سونا ^{۱۵} دو چیز باعثِ غیر اطمینانی ^{۱۶} ہیں
 خادم غیر متدین و مخدوم متکون ^{۱۷} دو چیز نقصان میں نہیں آتی گفتگو بے سنجیدہ
 و عمل پسندیدہ ^{۱۸} دو چیز حماقت سے مفسوب ہیں ستائش اپنی و اتباع بدیہ کی
 دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ با وضو رہنا ^{۱۹}
 دو چیز صداقت دوستی ہیں ہاتھ پیرنا دوست کا پریشانی میں اور مشورہ ^{۲۰}
 دینا حیرانی میں دوست آن باشد کہ گیر دوست دوست پر پریشان حالی ^{۲۱}
 درماندگی ^{۲۲} دو چیز علامت نادانی ہیں قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا ^{۲۳}
 انسان کو نام آور کرتی ہیں ہوشیاری کام میں بردباری عام میں دو چیز ^{۲۴}
 فراست کی علامت ہیں دریافت کرنا انجام امور کا اور توقف الزام ^{۲۵} قصور میں

دو چیز سب کاموں سے بہترین قول موافق آیات قرآن و فعل مطابق
 احادیث رسول سبحانہ ^{۲۳} دو چیز یعنی دنیا میں خدا کی یاد و آخرت میں اس کا دیدار
 بہترین ^{۲۴} دو چیز یعنی اللہ جل شانہ پر ایمان لانے اور اس کے مخلوق کو نفع پہنچانے
 سے بہتر نہیں ^{۲۵} لا شرک لہ کا شرک ٹھیک ہے اور اس کے مخلوق کو تکلیف دینے
 سے بدتر نہیں ^{۲۶} علما کی صحبت حکما کی نصیحت مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے
 جس طرح بارش زمین خشک کو ^{۲۷} قبر میں بے توشہ دفن ہونا دریا میں بے کشتی
 کا لواحد سے ^{۲۸} دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے
 دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ^{۲۹} طالب علم دین
 کی جنت طالب گناہ کی دوزخ ^{۳۰} طالب نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش
 دنیا سے رغبت نہیں کرتا ^{۳۱} رضا عت تقویٰ سے نفع دین متاع دنیا سے
 خسارہ دین تصور ہے ^{۳۲} جس نے گناہ کیا اور بہت بار دوزخ میں رفتار ہوگا

جس نے عبادت کی اور روتا رہا جنت میں بہشتا رہیگا ^{۳۵} عارف کا مقصود خدا
 اور اس کی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے ^{۳۶} گناہ صغیرہ
 تو اتر سے کبیر گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہو جاتے ہیں ^{۳۷} خدا سے برتر
 بہتر کوئی دوست نفسِ شریر سے بدتر کوئی دشمن نہیں ^{۳۸} جیسے دنیا میں
 بحر و بر مقام ظہور فساد ہیں ^{۳۹} اسطرح انسان میں دل زبان تمام گناہوں
 کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنوں کی جڑ زبان کی حرکت ہے ^{۴۰} گناہ جو خوش نفس
 سے ہو جھٹا جاتا ہے جسطرح لغزشِ آدم علی بنیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ
 غرور سے ہو جھٹش کی امید نہیں دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ رباعی
 از راحتِ چند روزہ خوش دل نشوی ڈورِ خیر رنج و درد بسمل نشوی ڈورِ غافل
 از حضورِ ہستی خدا ڈورِ ننگِ عدم زمرگ غافل نشوی ڈورِ ایغیرِ نضاح ^{۴۱} ملا
 یقین خیر موجبِ غرت ہیں بدھوں کی خدمت جو انون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
 قضا الہی پر رضا تین چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -
 سربراہوں سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین چیز کی پادیداری
 تین چیز سے متھو رہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
 اور علم کی مباحثہ سے تین چیز کا دعویٰ عقلمند نہ کرے شجاعت سخاوت
 شرافت تین چیز اختیار کرے حضور قلب سے ناز پڑھنا شب بیداری کرنا
 کلام اللہ پڑھنا تین چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی
 محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم بے عمل و عمل بے اخلاص
 و اخلاص نفاق علامت بد بختی ہے دولت خواہش سے جوانی خصما ہے
 زندگی دولت سے حاصل نہیں ہو سکتی تدبیر نیک کرنی آدھی گدازان ہر امر
 کی تحقیق ادھا عالم ہر امر میں مال اندیشی آدمی عقل ہے تارک دنیا خدا

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہیں ^{۱۲} دنیا کے
 نعمتِ اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے ^{۱۳} عقلمند
 آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل
 کر نیکی کو شش کرنا ہے ^{۱۴} خود پسندی خواہش نفس بخل ملاکی کے باعث ^{۱۵} میں
 ہمیشہ خوفِ الہی دولت مندی میں میاں ردی غصہ میں جھٹ مارتا
 مد نظر رکھنا باعثِ نجات ہے ^{۱۶} زیادتی کلام و طعام و منام میں ملاکی
 متصور ہے ^{۱۷} سلام میں پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو ناز پرٹھنے
 میں مدارج کی ترقی ہے ^{۱۸} خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی
 محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بد لایا نہ ہے ^{۱۹} سردی میں دھوکہ کرنا
 نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظارِ جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے ^{۲۰} اللہ
 کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے بچ دور ہوتا ہے ^{۲۱} جو آدمی

نہیں رکھتا وہ علم نہیں رکھتا جو صبر نہیں رکھتا وہ دین نہیں رکھتا جولو
 نہیں رکھتا اوسکو قرب الہی نصیب نہیں ہوتا ہے اللہ قہار ہے ^{۲۱}
 حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی بُرائی سے روکو دنیا سے محبت ^{۲۲}
 نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہیں ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا فریق
 نہیں ہے کسی کو ایذا نہ دو کہ یہ مومن کا شیوہ نہیں ہے جسکا دل دانا ہو ^{۲۳}
 بدن صابر ہو شے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے خوش حال ^{۲۴}
 وہی ہے جس نے دنیا کو اُسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر میں داخل ہو نیکی
 پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا بلا پر صبر کرنا ^{۲۵}
 آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے مسجد ذکر خدا ^{۲۶}
 قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جس میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا سب دن ^{۲۷}
 بہتر جمعہ کا دن سب معیون سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پیچگانہ نما رہے ^{۲۸} دین کی ہوتیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جئی سے
 بہتر کوئی چیز نہیں ^{۲۹} اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
 جس میں خالص رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس میں ایمان جاوے خوشبو عبادت
 عورت دنیا میں پسندیدہ ہیں ^{۳۱} محبت الہی معرفت کی بنیاد گناہوں سے بچنا
 یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہو خود پسند ^{۳۲} گمراہ مال پر
 ہوسہ کرنوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہاں فیل ہے ^{۳۳} نگہ کو تو واضح سے
 صحت کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بد لنیو الامومین ہے ^{۳۴} لڑکپن میں
 جوانی میں مستی بڑھاپے میں مستی انسان کا خاصہ ہے ^{۳۵} فنا کے تین ہی درجے ہیں فنا فی الشیخ
 فنا فی الرسول فنا فی اللہ ^{۳۶} بکا کی تین قسم ہیں خونِ عذاب خونِ غضب
 خونِ جدائی پہلا گناہوں کا کفارہ ہے اور کاٹھرہ نجات دوسرا پاک
 کرن عیب ہے اور کاٹھرہ بلندی درجات و نعمات تیسرا باعثِ قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا شہرہ دیدار الہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی
 اے شیفۂ بہار گلزارِ جہان تو غافل چہ نشستہ ز اسرارِ جہان تو از سرِ زمانہ ^{بے} گما
 سیلاب تو ہر لحظہ ہمیں رسد بدیوارِ جہان ایخیز نیرِ نصالِ رباعی چہا ^{چہا}
 مطمحِ نظر میں صورتِ بندگی سیرتِ افکندگی دلجوئیِ دوستانِ نیکوئی با
 مردمان چہا چہیز زیادتی دولت کی مین بدون سے نفاق نیکون سے
 اتفاق دوستوں سے تلطف دشمنوں سے مدارا چہا چہیز چہا چہیز کو یاد
 دلاتی مین بیماری تندرستی کو غمِ راحت کو افلاسِ دولت کو ناوجہ ^{می}
 بہجت کو چہا چہیز علامتِ صاحبِ دلی مین غصہ کے وقتِ حفظِ مراتب رکھنا
 ہر سیکو کا فر نہ کہنا کیسے دل کو رنجیدہ نہ کرنا کیسا رازِ فاش نہ کرنا چہا چہیز
 سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون
 کیساتھ ٹرنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چہا چہیز ^۶ کے

چار دشمن ہیں مال کا چور شعور کا جہل علم کا سخت محبت کا قرض فان
 الْقَرْضُ مُقَرَّرٌ لِّلْمُحِبَّةِ چار چیزیں انسان کو ضعیف کر دیتی ہیں دشمنی
 قرض ہتیار پریشانی روزگار مجامعت بار بار چار چیزیں ہیں ^{سخت} دشمنی
 عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی ۔
 برباب جوے نشے گزائب میں بیکار کی اشارت زہان گذران را بس
 از دست رفتہ میچ نیاید هیچ حال بخود اندکہ افغان کند و جاہ دارد
 چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہیں و فکر یا عہد پر نگاہ بانی کرنا حد پر
 صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی ^{نی} بناؤ کیونکہ دریا گہرا ہے
 کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجہ ہلکا کرو کیونکہ گہاں سخت ہے
 خالص عمل کرو کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے شرم مردوں کی خواہش ہے
 مگر عورتوں کی خوب تر۔ انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھوں کی نیک ہے مگر جوانوں کی نیک تر بخشش غنیوں کی
 نیک ہے مگر فقیروں کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نما
 ہر ماہ تین روز رکھنے سے حق روزہ روزانہ ستوا آیت پڑھنے سے حق
 ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے ^{۱۳} سجدہ سہو سے نماز نظر
 سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے ^{۱۴} سیری شکر
 ظالموں کی خوشامد گناہوں کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے ^{۱۵} روزہ
 رکھنا نیکوں کی صحبت رکھنا گناہوں کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا ^{۱۶} رشتہ
 دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ
 اور خیرات نہ کرنا خون و دوزخ کا دعویٰ اور گناہوں سے نہ بچنا یہ محض
 جھوٹے دعوے ہیں پر ہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے ^{۱۷}

۱۸ استغنا فاعت من راحت آزادی من لذت صحت جسمانی من رزق
 ۱۹ آسمان میں ہے خالق کی موافقت مخلوق کی یہی خواہی نفس کی لغت
 ۲۰ بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے از روئے توریت
 تقدیر پر رضامندی وارر کو انجیل شہوتوں کا توڑنا وارر کو زبور تنہائی و
 گوشہ نشینی۔ وارر کو فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے
 ۲۱ خواہش ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیاء میں
 حضرت سلیمان علاموں میں حضرت یوسف بیماروں میں حضرت ایوب
 فقر میں حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا دلیل و تطہیر فرمایا
 ۲۲ غینہ کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلھڑا پر خواہشات کو
 جنت پر منحصر رکھو درو عبادت افلاس آگ اگرچہ کم ہوں زیادہ
 ۲۳ تصور کرو جوانی کی قدر بڑھاپے میں آرام کی قدر تکلیف میں صحت

کی قدر بیماری میں زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی۔ ملک الموت ^{۲۲}
 روح کو قبض و ثار مال کو پا مال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے
 خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتیں جمع مال کیلئے فریب ^{۲۴} فریب
 کیلئے علم مسلمانوں کی بہلائی کیلئے مدارا درکار ہے غصہ میں معافی ^{۲۵}
 تنگی میں بخشش تنہائی میں پارسائی خوف میں اظہار حق مشکل ہے ^{۲۶} سچا کرنا
 وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شے گم شدہ پر راضی رہنا
 سامان موجودہ پر خلاصہ ریاست ہے عورت پر اعتماد نہ کرے مال پر
 غور نہ کرے۔ معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجہ نڈلے علم لایفیع نہ پڑھے
 آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام جواد علیہ السلام ^{۲۷}
 رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا میں کوئی نہیں رویا جو کہ عورت نہیں رکھتا ^{۲۸}
 آسائش تن کی نہیں رکھتا جو کہ فرزند نیک نہیں رکھتا آنکھوں کی ٹھنڈک

نہیں رکھتا جو کہ برادرِ بہرنگ نہیں رکھتا قوتِ بازو نہیں رکھتا جو کہ
 زر نہیں رکھتا دنیا کی عزت نہیں رکھتا جو کہ یہ چار نہیں رکھتا کچھ غم نہیں
 قطعہ اسکندر کی قباد و جمشید پڑھتے دیکھتے ہزار امید کو بار غم آخرت
 آنکس کہ بفکر گاؤں و خرم دیکھ ایفریز نعلین خمائی عطا کی حقارت دیکھ
 اقربا کی حقارت سے دنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
 سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض
 از دیا و نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا پائید
 نتیجہ ہے محتاج کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشے والی
 اولاد مطیع والدین گناہوں سے توبہ کرنے والا نیک ہیں زبان و فرج کی
 حفاظت کرنا حصولِ نعمت دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا
 حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

تو نگری قناعت میں سلامتی گوشہ نشینی میں بزرگی نرک خواہشات میں
 صبر کا ثمرہ قلیل مدت میں فائدہ کثیر عرصہ میں حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے
 سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تو نگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
 گزرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقر کو راحت
 نفس اطمینان قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ اُمر کو تکلیف
 نفس بے چینی دل چاہلو پس ایسا دنیا گرانی حساب سستی درجہ نصیب ہے
 صحبت نیکان تلاوت قرآن خلوص شکم عبادت شب عاجزی دم صبح
 شبلی وہ دل میں قرآن کی آیتوں میں غور کرنے سے توحید و یقین میں ترقی
 ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نعمتوں پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
 اس کے وعدوں پر پھوس کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اس کی
 وعید میں فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اس کے احسانات اور اپنے

تفصیلات دیکھنے سے شرم و ان گیر ہو جاتی ہے شکر کو نعمت پر محنت کو رنج پر
 ذلت کو غرت پر خاموشی کو یادہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
 اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الہی میں فراغت
 ڈاکو و سچے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے
 جس شخص میں امید طویل پر ہنر گاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی ہوتا
 اویسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے
 ولیکن مہمان کو کھلانے میں بچی کی تیاری میں بالغہ کے نکاح میں ادا قرضہ میں
 گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے سرگوشی بہید کو صدقہ مال کو خلوص
 عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام نے
 گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر پادام ہو نفس پر ملامت کی توبہ میں جلدی کی
 رحمت خدا تعالیٰ اسے ناامید نہ ہوئے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہ ہوا اپنے کو طاعت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمتِ رحیم
 نا امید ہوا ^{۱۷}حق قدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جس قدر
 عذاب پہننے کی طاقت ہو اویس قدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا
 حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبرین کفایت کرے جس قدر رحمت
 بہشت میں پہننے کا ارادہ ہو اویس قدر عمل کرو شب محافظوں سے بہتر زبان
 سب لباسوں سے بہتر پرہیزگاری سب باتوں سے بہتر قناعت سب
 نیکیوں سے بہتر نصیحت سب لذتوں سے بہتر صبر ہے ^{۱۸}اللہ تعالیٰ کے
 وعدوں پر پکلی اعتماد غلامان سے کمالی نفرت اعمال میں خلوص ظلم پر تحمل
 موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے ہر وقت کلمہ طیب
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا
 ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا و توقع گناہ کے وقت
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
 سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
 کی خوشی خوفِ خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ حبت کی
 خوشی دیدارِ الہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات
 یوں مانگا کرو کہ الہی امید و راز نے فریب دیا۔ محبت دنیا نے ہلاک کیا
 شیطانِ بعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہم نشین نے
 گناہوں میں اعانت کی پس اے فریادرس فرما یرسی کر اگر تو رحم و کرم
 نہ کریگا تو سو اتیرے مجھے گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
 در حضرتِ مہدوستی یک لہ کن ڈھیرِ حیر کہ غیرِ ماست آنرا ملکہ کن بڑیک صبح

باخلاص سیرور میں ڈگر کار تو بنیاد انگہ گلہ کن پڑے زہر غم ویت
 خبر شکر نیت پڑا این نیر نصیب ہر حکم نیت پڑد کے وہاں حبیب حافی
 شیرین بود آنچه تلخ دانی ایغیر نر نضاح سداسی کتاب امید
 افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالیٰ شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرات
 سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
 خرام کو حلال ٹھہرائیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی
 دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہوں کے طرف خواہش شہوتوں کے
 طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا غائب
 بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نمازیوں میں مصحف بے تلاوت
 گہر میں قرآن فاسق و ناجبر کے سینہ میں نیک عورت ظالم شوہر کے
 قبضہ میں نیک مرد بد کردار عورت کے ہندو میں عالم نصیحت

ناشنوا قوم میں محض بکارت ہے جس نے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
 جس نے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جس نے خواہش کا کہا مانا اوس سے
 عقل گئی جس نے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جس نے بدن کا کہا مانا
 اوس سے جنت گئی جس نے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے عمل برائیاں گئیں
 مقبولیت عبادت میں اسمِ اعظم قرآن میں غضب الہی گناہوں میں
 شب قدر رمضان کی طاق راتوں میں صاحبِ دل عام لوگوں میں
 موت زندگی میں پوشیدہ میں جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اس کی بزرگی
 کی نفس کو پہچانا خلافت کیا آخرت کو پہچانا اوس کو طلب کیا دنیا
 پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوس کی پیروی کی اس کی پہچان
 اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عقلِ دلیل علمِ فہمِ لطیف علم
 عقل رہبرِ نیکی خواہش مرکبِ گناہ مال چادرِ تکبر دنیا بازار

آخرت ہے بخدا ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
 تندرستی جسم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں جو لوگ توبہ کی امید بر گناہ
 ترک نہیں کرتے علم کے بعد عمل نہیں کرتے عمل میں اخلاص نہیں رکھتے رزق کھانے
 رازق کا شکر ادا نہیں کرتے تقدیر پر رخصتا مند نہیں ہوتے مردوں کو
 دفن کر کے عبرت نہیں پکڑتے۔ اُنکے قلوب فساد سے بہرے ہیں
 حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو وفا بد اخلاق
 کو سروری نوشتہ تقدیر کا رد نہیں نفس کو گناہوں سے مجتنب رکھنا
 دل میں خوشی کو غائب اور رنج و زحمت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
 دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
 عمل کو تھوڑا جانتا اپنے دل کو اوس چیز کی طلب میں مشغول رکھنا جس کا عہد
 ازل میں کر چکا ہے۔ بیفکری اوس چیز سے رکھنا جس کا عہد ماضی ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگہبان رہنا مقبولیتِ توبہ کے
 علامات میں بخشش کی امید پر گناہوں میں طول دینا بغیر عبادت کے
 قرب الہی کی امید رکھنا و دوزخ کا تخم بوجہ بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ کا
 ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
 زیادہ اللہ جل جلالہ سے متناسک رکھنا و حقیقت فریبِ حاکم ہے
 سب سے بہتر عقل خدا واد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہ ہو تو طریقہ ^{۱۳۲}
 (شرع) اگر وہ بھی نہ ہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہ ہو تو (اعتکاف)
 یعنی گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہ ہو تو (بجز نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہ ہو تو
 پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی دردا کہ غم زمانہ بس جان کا
 اول قدمش بسوے دوزخ راہست و غافلِ مشین غم محو رشا و مہزی ثرائین
 معنی لا الہ الا اللہ است ^{۱۳۳} ہر خاتمہ کہ رکردی صفا آوردہ و بے ختم

گذر کہ ماہم جسم و جانے داشتیم و از فریب باغ بان غافل مشو! عندیلب
 بیشتر ماہم درین باغ آشیانے داشتیم ایغیر نیر نصاح سباعی بادشاہ
 عادل جوان صالح بخیر خدا تہائی من رو نیوالا پے بخو قہ مسجد کو جانیکا مشق
 چھپا کر صدقہ دینے والا بعد دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت
 رکھتے ہوئے زنا کاری سے انکار کرنیوالا سایہ عرش مانگیا بہت ^۲ مندوب
 ذلیل ہوتا ہے لوگوں کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی
 یا کام کی کثرت کرنے میں اوسے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے
 بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے
 پرہیز گاری گھٹتی ہے پرہیز گاری کے انحطاط سے دل مردہ ہو جاتا ہے
 تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو بچانے اور ہنستا ہے
 دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شے مفقود

منعم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے غدا بوزخ سے
 خائف ہو اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
 کی پرستش کرے شیطان کو عد و ظاہر سمجھے اور اسکی اطاعت کرے
 دنیا اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہیں اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
 فکر نہیں جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہیں مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہیں
 درپے رہتا ہے وہ جسکو علم نہیں حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہیں
 کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہیں فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
 عزت عقبی پر تواضع کو غرور پر بھوک کو شرمی پر غم وین کو خوشی دنیا پر
 پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کر نیوالی کا دل سمندر سے زیادہ
 تو نگر ہے ^۱اعلام کا فاعل و مفعول خلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کر نیوالا
 عورت کے دُبر سے مرکب ہو نیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شرب کا

پنیے والا قیامت میں مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ میں جلا یا نہ جائیگا
 رباعی گرز مہ ام آلودہ بہ افکارِ تم ہو و مردہ ہماں ہمیشہ دوزخ و طغم ہو
 یارب بگو بذاتِ پاکت سو کند ہو کردوش چگونہ بارِ ہستی غلغم ہو
 ششوی شبستی دستِ پا دل نشستی ہو کدورت ہا آب و گل نشستی ہو
 دل ازنا پاکی باطن چو پاک ست ہو اگر نا پاک شد دست چہ پاک ست ہو
 ایغزیرِ نصلح ثمانی آنکہہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے
 عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے
 آگ لکڑی سے کھجور نہیں ہو سکتے نماز بے خشوع جسمین عاجز نہیں ہو روز
 بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جائے قراءت بے فکر جسکا اثر دل
 نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقویٰ حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے
 لوگوں کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین باکید مگر محبت نہو

نعمت غیر مستزقبہ جسکو بقائو دعا بے خلوص حسین دل رجوع نہو بیکار
 باندی غلام کا آزاد کرنا مسافروں کی مہمانی کرنی محتاجوں کی دستگیری
 کرنی افسردہ دلوں کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہوں
 کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگوں کی توقیر کرنا چاہئے
 دل میں خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھ میں حیا و بکا ترک دنیا طلب
 رضائے مولا عارف کے علامات ہیں شکر نعمت کیلئے مصیبت کیلئے
 حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان بخشنا محسن کیلئے خشوع قلب
 نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زنت
 کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
 لذت عبادت منہی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
 محبت آخرت لوگوں کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہنے میں

صفاتِ الہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نور چشم آدمی ان فردن شود
 از ہشت چیز؛ اگر میر میشود با و نظر کن ہر زمان بزر و بر مصحف و شیخ
 کبار و شاہ عدل بک خط خوب حسن خوب سبز و آب روان بک رباعی
 نے مال ملے باید و نے فوج و سپاہ بک از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ بک ترک اسباب
 بزر جمع اسباب بک کرد دولت فقر گر گدا گرد شاہ بک الیغیر نیر نصائح و عی
 غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسائش جسم محبت مال شناسند
 حکم دروغ گوئی خطاؤں کی جڑ ہین نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
 محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکو کاری
 نرمی قلب گذرِ پل صراطِ سجات و فرخ ہمسائیگی صالحین متصور ہے
 زمین زبانِ حال سے کہتی ہے کہ لے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھیہ پر قوت
 سے دوڑتا دُڑے کام کرتا ہے وائے تیرے حال پر ایک نیکو کہ

ایسا ایسا کیسے پیٹ میں تجھ کو تیرے ہی قریب آنا سابلے نامل گرا دینگے
 جس طرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بھگتیگا جس طرح یہاں بہتا ہے
 وہاں روئیکا یہاں خوش ہے وہاں مغموم ہوگا یہاں مال جمع کرتا ہے
 وہاں پشیمان ہوگا یہاں تو حرام کھاتا ہے وہاں تجھ کو کیڑے کھائینگے
 یہاں تکبر کرتا ہے وہاں ذلیل ہوگا اوپر روشنی میں بہتا ہے اندر
 اندھیرے میں ٹپڑیگا اوپر جاعتوں کے ساتھ بہتا ہے اندر تنہا ہوگا
 تیرے یہ سب کرشمے میری ہی ٹیٹھ پیٹ میں ہونگے رباعی خواہی کہ
 دین زمانہ مرد گردی ڈواند ررہ حق صاحب درد گردی ڈوروزان و شبان
 بگرد مردان میگردد مرد گردی چو گرد مرد گردی ایغیر نیرضاح غشای
 مشکوٰۃ کرنے میں ناس فائدے تصور ہیں طہارت وہاں رحمان
 عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہوں کی مضبوطی انقطاع بلغم وال بدو

اندفاعِ صفرا از دیادِ بصر قبولیتِ نازِ حبسِ کدوائی سچائی قناعت کے ساتھ
 صبرِ شکر کے ساتھ فقرِ زہد کے ساتھ فکرِ خلوتِ شکم کے ساتھ غمِ خودِ خدا
 کے ساتھ جہدِ بدنِ تواضع کے ساتھ ملامتِ مہربانی کے ساتھ محبتِ شرم
 کے ساتھ علمِ نافعِ حلمِ برتر کے ساتھ ایمانِ عقلِ کامل کے ساتھ نصیب
 ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقلِ بغیرِ پرہیزگاری کے بزرگی بغیرِ علم کے
 مطلبِ بغیرِ عرض کے بادشاہی بغیرِ عدل کے خوشی بغیرِ امن کے تو نگری
 بغیرِ خود کے فقیری بغیرِ قناعت کے رتبہ بغیرِ تواضع کے جہادِ نفسِ بغیرِ
 توفیق کے دفعۂ تشنگی بغیرِ آبِ خشک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہٴ تنگنا
 علمِ حیرتِ عملِ نیک کیا جائے رائے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال میں نہ لایا
 جائے مسجدِ حسینِ نازِ نہ پڑھی جائے مصحفِ حسینِ تلاوت نہ کیجائے مالِ حسین
 زکوٰۃ نہ کیجا گھوڑا جیسے سواری نہ کیجائے۔ علمِ زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر حسینِ زادا آخرتِ مہیانہ ہونا فہم نہیں علمِ اچھی میراث ہے ادب
 اچھا پیشہ ہے تقویٰ اچھا توشہ ہے عبادتِ اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق
 اچھا ہمیشہ بن ہے علمِ اچھا وزیر ہے قناعتِ اچھی تو نگری ہے توفیقِ
 اچھی مدد ہے علمِ صالح اچھا رہبر ہے موتِ اچھا ادیبِ فاعِ تفسیرِ ^{بصیر} ^{یا اولی الامر}
 جسے اوصیائے کوا اختیار کیا دنیا و دین میں کام اپنا بنالیا حق تعالیٰ کے
 ساتھ صدقِ نفس کے ساتھ قہرِ خلق کے ساتھ انصافِ بیگمگون
 کے ساتھ خدمتِ خوردون کے ساتھ شفقتِ درویشوں کے ساتھ
 سخاوتِ دوستوں کے ساتھ نصیحتِ دشمنوں کے ساتھ علمِ عالموں
 کے ساتھ تواضعِ جاہلوں کے ساتھ خاموشیِ عجبِ جاہلانِ باشندہ غمشی
 رباعی غم چند خوری ز کارِ ناآمدہ پیشِ بوجِ ست نصیبِ مردم دور اندیش
 خوش باشِ جانِ تنگِ کمں بر بلِ خویش بگر خوردنِ غمِ قضا نگر و دم و بیش

اسی نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصالِ ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
 خداے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کر گیا اور تمھارے
 نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کر دے وہ فقیر کی روح کو
 پھونچا دے گا خدا تعالیٰ تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وارضاء
 و ذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تم کو کرنا
 کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہو سکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی
 جالِ حجاب بلکہ کنجال ہے جو دنیوی اشغال اور اسکی محبت کے قیدِ دوام سے
 نکلنے نہیں دیتا ورنہ پتھاؤ گے پتھاؤ گے ۛ ایک نکتہ بہت اگر شعور آ
 ورنہ چو چراغِ پیش کو رست ۛ خوب بینی و خود نمائی ترا دو بندہ است و این کی سخن
 من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی متناسا تھ نہ
 لیجانی چاہئے الحمد للہ علی حمد بعد علیہ و علی عفوہ بعد قل رب ربہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہو س پہر بھی یہی
 کہتا ہوں کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال بد نظر رکھ کر اسکو اپنے
 لئے کارنامہ ہدایت بناو گے تو انسان کامل بن جاو گے اور دامن مقصد کو
 گل کامیابی سے پُر کر لو گے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤ گے جو
 فقیر اس وقت لیجا رہا ہے ۵ بدینا تو انی کہ عقبی غری ڈیو سحر جان من
 ورنہ حسرت بری ۵ یاد داری کہ بوقت زادن تو ڈیو ہمہ خندان بدند
 تو گریان ڈیو آنچنان نہی کہ بعد مرن تو ڈیو ہمہ گریان بوند تو خندان راجی
 این دنیا کا خانہ ات عقبی ہم ڈیو اینجا حکم تو نا فداست آنجا ہم ڈیو امر ویر جو
 پردہ پوشی من کردی ڈیو یارب ندری پردہ من فردا ہم ڈیو جناب المیزین
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اَنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَا وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی
 مَا قَالَا یعنی جو کہا گیا اسکو دیکھہ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھہ اگر فقیر کی

یہ تجربہ بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
 احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ اعلیٰ پر نظر رکھو ۵ تو نگرانی مال
 پیش الٰہی مال کو کہ مالِ بگورست بعد از ان اعمال و من انچہ شرط است
 با تو میگویم تو خواہی از سختم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک ذریعہ
 دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا او کو متفکر دیکھ کر کہا کہ سبب
 اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی موی فانی سے فکر مند ہوں
 ۵ ہمیشہ برب فوارہ این سخن جاریست و کہ اوج مروج دنیا و دن
 نگوں ساریست و ببلول نے کہا کہ تجھ کو یہ اندیشہ نکرنا چاہئے کیونکہ
 دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہ بادشاہت تجھے تک نہ چھوڑتی ۵
 اعتبارے نیت قدسی طائر اقبال و این کو ترہ زبان مشتاق با ہم دیگر است
 ہاے ری دنیا سچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجود است

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ الدُّنْيَا زُورٌ لَا تَحْصُلُ
 إِلَّا بِالزُّورِ الدُّنْيَا جِفَةٌ وَطَالِبُوهَا كِلَابٌ ۝ بنیاد مل
 نہ بند دہر کہ مرد است و کہ دنیا سرسبز اندوہ و درد است و برو بار بگورستان
 نظر کن و کہ دنیا شیر مردان اچہ کرد است و تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
 حَدِيثُ حُبِّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ۝ تیرا فعل خواب خیال ہے
 وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ این جان با کس وفاداری
 نکر و داغ حسرت داد و غم خواری نکر و تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
 تیرا دنیا عاقبت کا کہو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایہ ابدی کا
 پیدا کرنا ہے اس میں شک نہیں کہ تو باطلے قامت و ثبات ^{میت} ہے
 ہے اس میں ایک ہی بات مختلف اور متضاد اثر مرتب ہوتے ہیں اور
 ایک ہی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

سچ و مال کا کوئی تیرا ہر جان سے خرید رہے کوئی تجھ کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا
 نہیں تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھے طلاق ابراہیم بن ادہم ہے
 تو خانہ محبت بیدادی ہے راند و جنید بغدادی ہے تو جبرعہ جان نواز
 تلخی ہے مجبورہ شقیں بلخی ہے تو مایہ غفلت و بزمی ہے طعونیہ بایزید بسطامی ہے تو
 چھوڑی ہوئی القیا کی ہے لی ہوئی اشتیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل بیت
 کو یہ آہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ تَقَى ۝ تجھ میں
 تین قبائح ہیں محنت سے ہاتھ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے سست
 سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا بیچ است و کار دنیا ہمہ بیچ محمد بن محمد غزالی
 امام الوقت نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہیں کہ دنیا پانچ ضرورتوں سے
 بڑھ کر نہیں کھانا پینا پھنا خوشبو جماع اسکے تلخ یہ ہیں کہ کھانے
 میں شہد پینے میں دودھ لباس میں ریشم خوشبو میں مشک جماع میں عورت

انکی اصلیت یہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودھ لید و خون کا خلاصہ
 ہے ریشم کیڑے کی پچال مشک ایک خون کا تو تہڑ ہے جماع پیشاب گاہ
 میں پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پچال دودھ کا پیشاب
 ریشم کا کتبر خوشبوئی کا ناپاؤداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بید
 نامند دل بستگی را نشاید منہ دل برین دینا پائدار کو ز سعدی مہین کی سخن
 یاد دار کو مولانا چیت دینا سچو خطل لے لے پڑا ظاہر شخ خوب است و
 باطل علیہ پڑمی نماید ظاہر شگر رنگت لو کو زہر دار و لیک اندر باطن او کو
 رباعی ہر دم خیال موت کا پیش نظر ہے پڑ جب تک بے بے جب
 اجل آئی مر رہے پڑ رہ رو ہمیشہ چاہئے ہاندھے کمر رہے پڑ دنیا وطن
 نہیں کیلئے پسرے ۔ از ہر چہ بزرگی جدا خواہی شد کو زمان کہ بزرگی
 جدا باشی از کو در صورت وفا حیات مستعار و دم ناپائدار باقی برآیند

زیادہ اللہ مغا و السلام علی من اتبع الهدی ڈاب اس عا پر نام
 کو ختم کرتا ہوں کہ الہی میں معصیت کرتا ہوں تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اندوگین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن ابلیس شاذ و اقیامت اگر تو
 عقوبت کرتا ہے پہر تیرے دوست اندوگین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن شیطان
 الہی وہ دو شادیاں اپنے دشمن ابلیس کو اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی
 علیہ وآلہ وسلم کو ندے آخر میں غور کیا اول شرم سار نہ کر باعی روزیکہ بود
 اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاَنْدَمَ کہ بود اِذَا الْجُودُ انْكَدَرَتْ وَاَنْدَمَ کہ
 بکیر اندر عرصات و گویم صنایا بآئی ذَنْبٍ قُلْتُ ربا عیاری شدہ ام
 تبہ یا مرز مراؤ شد رو دلم سیہ یا مرز مراؤ درد اکہ بجز گنہ نکردم کارے
 بخشندہ ہر گنہ یا مرز مراؤ فرد اکہ نصیب نیک سخنان بخشندہ و قسمی بمن
 رند پریشان بخشندہ و گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند و در بد با شتم مراد ایشان

يُلَوِّحُ الْخَطُّ فِي الْقُرْطَاسِ هُرَا وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التُّرَابِ هـ
 نوشته باندسیاه بر سفید بکوشیده را نیست فردا امید بکوشم بنید و عاظم
 زانکه من بنده گنهگارم بکوشم و حافط و طیفه تو دعا گفتن است و بس بکوشم و در بند
 این مباش که نشنید یا شنید یا اللهم اذقني قلوبني رجاك واقطع
 رجاي عن سواك حتى لا ارجوا حدا غيرك اللهم ارزقني
 حبك وحب من يحبك وحب عمل قربة اليك وصلي الله على
 خير خلقه سيدنا وشفيعنا ومولانا محمدا وآله وسلم تحميتك
 يا رحمن يا رحيم و تحمير مني في تاريخه ارجو ان يحسم الله بجزى نبوي صلى الله عليه وآله وسلم

راستم آتم بدروما گو

محمد عبد الغرير

عفی عنه و احسن الله احواله و عاقبتہ آئین

خاتمہ نسخہ

مضیٰ ماضی اس علالت پر ملالت میں وصایا کو برتر سے تمکو خبر دے
 کر نیکاموقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغنمات سے تصور کیا ۱۳ ۲۶
 قصہ شہرت ہو و جامی را تو کین ہمہ نظم آبدار نوشت و بہر احباب بر صحیفہ دہشت
 لکشت چند یادگار نوشت و پہلے توفیق جانا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے
 ۱۵ دماغ ایسا نقابت سے ہے لزان و کسان سیا آب گردان
 غشا و جلد و اعصاب رگ و پے و ہر اک جنجال بدین مبتلا ہے و کس میں
 کچھ نہ طاقت ہے نہ قوت و مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
 پیرو مرشد کے چند روزہ فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خوردہ
 اثرے دارد تمھارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دست محب عیاد
 آتا ہر اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ غریز الاخلاق فی نصابح الافاق

اسم بامشئی کے صد ہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت
 پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو
 طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ غریرہ الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً
 قلب منور ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی
 عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہ لاجواب کتاب لکھی گئی
 ہے دیگر پرچہ افسوس ہے کہ اس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہیں لیتا
 لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اس میں کوئی ایسی
 بات نہیں ہے لیکن یہ ایک ہنردار می ہفتاد عیب کو دوست نہ بیند
 بجز آن یک ہنر کو اسکے طبع پر اصرار بشمار تو مآجاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ
 شانکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہ شعر
 تحریر و ترسیل کیا وہو ہذا۔

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃ حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحب زادگان
 بلند اقبال الموسوم غزیر الاثرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
 دیکھانی الواقع اسم بامسمیٰ ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
 ہر نصیحت اسکی موتیوں میں تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
 جو کچھ اس میں ہے منصوص ہے یا احادیث میں آیا ہے یا اقوال کا بریں
 دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف
 اردو ہونیکلی وجہ سے کم عمر لڑکے اور ستورات بھی اس سے مستفید ہو سکتے
 مبتدیوں کے واسطے اس میں علمی و اخلاقی معاش و معاہ دونوں طرح
 کے فوائد منظور ہیں اس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
 احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاق حمیدہ و موعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانہ کہ ایک طوفانِ نادولون چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
 اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
 دیگا جو دل چسپی اور عارضی مسرتِ عشقیہ نادولون میں ہوتی ہے وہ بند
 نصائح کی کتابوں میں دھونڈے نہیں مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم
 ہوتی ہے لیکن آل انڈیش اور عاقبت میں ایسی ہی کتابوں کے مطالعہ سے
 دائمی مسرت حاصل کرتے ہیں اور ایسی ہی کتاب میں بگڑے ہوئے لوگوں
 کو راہِ راست پر لاتی ہیں اس قسم کی کتابوں کی جستجو زیادہ ضرور
 ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہیں میری رائے میں ہر شریف شخص کے
 نزدیک اسکا اک اک نسخہ رہنا اس طرح ضرور ہے جس طرح کہ وہائی امراض کے
 دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائیں رکھی جاتی ہیں جس خلوص نیت اور
 مذہبی فائق اور راسخ الاعتقاد ہی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہیں کہ

سچی بات دل پر کا نقش علی الحجر نہو۔ اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
 ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین دنیا و دنوں جہان میں
 خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو جھٹک رہے ہیں دیکھیں کہ مذہب اسلام میں کسی
 اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست باری
 اس میں کونٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرورت طبع و شائع فرما
 کہ بیشک یہ (تواریخ غریریہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب
 کے تقسیم کے لئے نیاز مند ویرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمایا جو کچھ قیمت ہوگی
 گذران دی جائیگی جزا کہ اللہ احسن الخیراً فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم رب
 میں بھی اسکے طبع و شہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہوں لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع علم
 پیر و مرشد مدظلہ تم اسکو طبع و شہیر کرنا صبح پیری میں مآخروہ میں شہیر
 خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین مت بآلہ العالیہ



انقرضیا سیرا پاتھویر ساکب مساکب طریقت ہادی مراحل شریعت
 خلاصہ دو دمان مصطفوی چمراغ شبستان ہزیم مرتضوی ساریب مسارہ
 وحدۃ الوجود شارب مشارب شہود عاریج معاریج ایقان دارج مدارج
 عرفان پیر جوان سیدی سندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سید
 عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین
 پروردگار ہی محمد اس طرح مجھے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے
 اور نعمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر استعراق ہووے کہ میرے وجود فانی بن
 وہ باعث موجودات نظر آئے بلکہ طرف و منظور کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جا
 ۛ گرچہ صدرِ مدح و دراست ز پیشِ نظم و پژوہہ فی نظری کُل
 غداۃ و عشتیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و علی

وَارِثَ حَالِهِ سَيِّدِي سُلْطَانِ الْاَوْلِيَاءِ وَبَابِ رَأْسِ السَّلَامِ
 بَعْدَ حَمْدِ وَنَعْتِ كَيْ خِيَالِ آيَا كِه اِس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ
 و ثنا لکھوں لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مدح ہے کہ ایسا قال آئی
 صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرضِ درو گردان ہو اور تین
 محو جمال ذوالجلال ہو سبجان اللہ لڑکوں کو وصیتِ اسطرح کی کہ انھیں
 محبتِ الہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علومِ معرفت سے
 بھر دیا یہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے
 نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے
 ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشتِ دہشت تک اُن کے کام آئے
 خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد
 کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کا ان اللہ کے۔

از عالم با عمل جناب لوی ابو المنظر محمد سعید الدین صاحب انصاری
 الحمد لله وکفی والصلاة والسلام علی المصطفیٰ وعلی آله
 اہل الصدق والصفا اما بعد مجھ کو اس کتاب کے مطالعہ کا
 شرف حاصل ہوا ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوبِ حلیہ)
 ۲۶ ۱۳ھ
 طریقت کا خلاصہ شریعت کا لب لباب ہے مسلمانوں
 کیلئے ہادی دین کا علم رکھتی ہے (باغ ابد بہار و صایا)
 ۲۶ ۱۳ھ
 اللہ تعالیٰ اس کو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین بین نیک نام

قطعہ تاریخ

جلسغرا و جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد الغزیز ابن رسالہ چون رقم زد و غزیز البدرایا

سال نیکوچہ نوشت احمد دلکش خوب نار و صایا
 ۲۶ ۱۳ھ

تقریظ شاعرین زبانِ دوبیہ صاحبِ طبع سلیم میرزا علی جان صاحبِ مہم

ایک حالت پر نہیں رہتا یہ دورِ آسمان	بے ثباتی دارِ فانی کی یہ دیتی ہے خبر
شام کو گلشنِ یمن تھی رونقِ فزا بادِ خزان	صبح کو فصلِ بہار ہی کے چمن میں تھے مزے
آج اوس میں ایک پتے کا نہیں نام و نشان	بلبلِ شوریدہ سربِ بستی تھی کل جس شاخ پر
آج دیکھ غور سے جا کر تو تھا ہو کا مکان	جا بجا تھے وجدِ بطن و سُرِ قصاں جس جگہ
نام کو باقی نہیں اس کی کہیں مستیان	خیرِ چشمی نرگسِ شہِ ہلاکی سب جاتی رہی
ہلکا ہلکا ابرِ تھا کل جس جگہ کو ہر نشان	کالی کالی کل جہاں گھنگور چھائی تھی گھٹا
بلبلِ نالانِ مان ہے آج سرگرمِ فغان	بھینسی بھینسی عطر افشان تھی جہاں بادِ بہار
خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودا	نشہ کا می آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
کر دیا یہ فلک نے اونکو موزِ ناتواں	بلنتے تھے جو سلیمانِ زمانہ آپ کو
قصرِ کسریٰ پر فقط اک لوم ہے نو حکمنا	بامِ جم ہے آپ ہے آئینہ اسکندری

دواتِ مغل کہان اور شانِ سلجوقی کدھر
 دیکھی باقی میں مینا بن سامانی کہیں
 کارخانہ ہے فنا کا ہستی ناپایدار
 سامنے میر دہری ہے اک کتابِ جواب
 سے مرتفع اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھ کر
 آخرۃً کار اک ذخیرہ ہے یہ دارالآخرۃ
 مشرودہ دیتی ہے گنہگاروں کو توبہ کا بھی
 یار ساؤں سے یہ کہتی ہے نہ اترا نا بھی
 انتخابِ بیشال ایسا کبھی دیکھا نہیں
 اسکے ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہیں ملک
 انتخابِ نسخہ دین مولوی عبدالغیر

اب نہ کچھ اوسکا پتہ ہوا نہ کچھ اسکا نشان
 موت کے پنجے سے پا سکتا نہیں کوئی ہاں
 ہاں مگر رہتی ہیں باقی بعدِ مردن کیا
 نیکیوں کا آئینہ ہے اور مجسمِ خوبیاں
 کانپنے لگتے ہیں اس کے خوف کھاتے ہیں
 اسکے اک اک حرف میں پہاں ہیں نیرنگیاں
 ہی ریاکاروں کی طاعت پر کبھی نفیر کیا
 کر نہ دینا عمر بھر کی بندگی کو رایگان
 بند کوزہ میں کیا ہے ایک بحرِ بیکار
 اسکی ہر ہر سطر پر قربان جھران جانا
 مُسقی و پارسا و زاهد و معجز بیان

کس قدر تکلیف فرمائی گوارا اپنے
 کیونکہ مقبول خلائق ہو مولف کی کتاب
 یدین مخاطب عبد رحمن احمد عبداللہ
 ہے حقیقت میں یہ نہ تھا اس وصیت کا قلم
 بندہ پرورش شاہ آصف مہربان او سکازید
 شاہ آصف کا ہی سایہ سایہ فضل خدا
 علم کا چرچا ہے اور ذی علم پاتے ہیں سدا
 شاہ سے اور شاہ سے امید ہوتی ہے قوی
 داخل تعلیم ہوگی یہ کتاب دلپذیر
 گرچہ میں کیا اور میری را کی وقعت ہے کیا
 غنچہ دل باد صحر سے ہے مہجایا ہوا

اپنے سر پر چولیا تالیف کا بار گرا
 با خدا دنیا میں ہوتے ہیں بھلا ایسے کہا
 آپ کے لخت جگر دونوں میں اور آرام جا
 لے سبق عبرت کا اس سے اسکو سمجھے خبر جا
 شہر یار ایسا سخی دستور ایسا قدر دا
 شاہ کی تدبیر سے ہی ملک سارا شان
 رُبع مسکون میں کن ہے آج کل نصف جا
 ہو نہیں سکتی مولف کی یہ محنت اچھا
 قوم کی جاتی رہی غفلت خواب گرا
 میں ہوں اک ہندو میں شیخ کے کمر میں گرا
 ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراط زمان	سخت جب یاد نہ ہو تو کام کچھ آتا نہیں
ایک سر اور او سین دسے ہیں سر اور ہی	ایک ل اور او سین سو سواروں کا بیخون
کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتی ہیں اس کی شویا	بے سبب دشمن بنا ہے آسمان کینہ جو
اوسکے بدلے میں ملی ہیں کیڑوں سر ویا	عمر بھر کی جان نشانی خاک میں سب تلگی
بندگی میں رات دن جو جو اٹھائیں سختیا	دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے
میری محنت کے ثمر ہو گئے نصیب دشمن	کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا
باتا ہے تو سمجھی ہوا شکار ایا نہاں	تجھ سے ہی فریاد میری اُٹھانے والی
اور صحابہ کے تصدق میں جبرین باغ و شا	انبیاء کے واسطے اور اولیاء کے واسطے
شاہ کو مسرور رکھا اور شاد کو کھٹا دنا	آل احمد کے طفیل اور سب اماموں کے طفیل
اور مولف ہوں تنہاے دلی پر کاما	ہو کشاکش سے صمیم خستہ دل کو بھی بجا
واہ واہ کیا بات ہو با کمال نکتہ دان	قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا

